65

پندرہ روزہ

زراعت نامہ

لاہور

یکم ستمبر 2026ء، 18 ربیع الاوّل 1448 ہجری، 17 بھادوں 2083 بکرمی

65 Years of Continuous Publication

سموگ

وجوہات و احتیاطیں

Scan for Website

Scan for YouTube

Scan for Facebook

Scan for Tik Tok

نظامت اعلیٰ زرعی اطلاعات

21- سر آغا خان سوئم روڈ لاہور dgainformation@gmail.com

محکمہ زراعت حکومت پنجاب

مریم نواز کا خواب --- سونا اُگلتا پنجاب

CM PUNJAB
MARYAM NAWAZ

پوٹھوہار ایگریکلچر ٹرانسفارمیشن پلان

خطہ پوٹھوہار اور خوشاب (وادی سون سکیسر) میں ادرک کی پیداوار بڑھانے کا پروگرام

2025 تا 2028 تک
110 ایکڑ ادرک کی کاشت

خطہ پوٹھوہار اور وادی سون سکیسر کے کاشتکاروں سے درخواستیں مطلوب

سبسڈی فی ایکڑ 32 لاکھ 90 ہزار روپے

ٹنل سٹرکچر (Tunnel structure)، ڈرپ ایریگیشن (Drip irrigation)،
شیڈ نیٹ (Shade net)، جنجر سیڈ (Ginger seed)

شرائط و ضوابط درخواست فارم پر موجود ہیں

درخواست فارم محکمہ زراعت پنجاب کی آفیشل ویب سائٹ www.agripunjab.gov.pk اور محکمہ زراعت (توسیع و واٹر مینجمنٹ) کے متعلقہ تحصیل دفاتر اور شعبہ سبزیات ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ فیصل آباد کے دفتر سے مفت حاصل کریں

درخواست جمع کرانے کی آخری تاریخ
15 ستمبر 2026

نوٹ: گزشتہ سال 10 ایکڑ پر کامیابی سے کاشت مکمل رواں سال 7 ایکڑ خطہ پوٹھوہار اور 3 ایکڑ وادی سون سکیسر میں کاشت

Scan for Website

Scan for Facebook

محکمہ زراعت، حکومت پنجاب

ایگریکلچرل ہیلپ لائن (روزانہ) 0800-17000 صبح 08:00 بجے سے رات 08:00 بجے تک

65

پندرہ روزہ

لاہور

زراعت نامہ

یکم ستمبر 2026ء، 18 ربیع الاوّل 1448 ہجری، 17 بھادوں 2083 بکرمی

65 Years of Continuous Publication

فہرست مضامین

اداریہ: موبائل پیسٹ سرویلنس سکواڈ	05
سموگ کنٹرول کے لیے حکومتی اقدامات	06
زیتون کے پھل کی برداشت اور استعمال	07
چنے کی منافع بخش کاشت	08
انار کے باغات کی داغ بیل اور نشوونما	11
کپاس کی گلابی سنڈی کا تدارک	14
مرچ کی کاشت	15
خزاں کی لشکری سنڈی	17
نباتاتی بڑھوتری کا مرحلہ اور آم کے باغات کی نگہداشت	19
ستمبر کیلنڈر 2026	21
زرعی سفارشات	22

جلد 65 شمارہ 17

مجلس ادارت

سرپرست اعلیٰ: شکیل احمد میاں سیکرٹری زراعت پنجاب

- مدیر اعلیٰ: نوید عصمت کاہلوں
- مدیر: رائے مدثر عباس
- معاون مدیر: ریحان آفتاب
- آن لائن ایڈیشن: محمد ریاض قریشی، محمد شہزاد
- گرافکس: ابرار حسین
- کمپوزنگ: کاشف ظہیر
- پروف ریڈنگ: سعدیہ منیر
- فوٹوگرافی: روہان نوازش، عثمان افضال

Scan for Website
Scan for YouTube
Scan for Facebook
Scan for Tik Tok

نظامت اعلیٰ زرعی اطلاعات

21-سر آغا خان سوئم روڈ لاہور dgainformation@gmail.com

محکمہ زراعت حکومت پنجاب

ریسرچ انفارمیشن یونٹ
ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ کیمپس، جھنگ روڈ
فیصل آباد - فون: 041-9201653

میڈیا لائزان یونٹ
ایگریکلچر فارم، اولڈ شجاع آباد روڈ
ملتان - فون: 061-9201187

میڈیا لائزان یونٹ
ایگریکلچر کمپلیکس، شمس آباد، مری روڈ
راولپنڈی - فون: 051-9292165

مشعلِ راہ

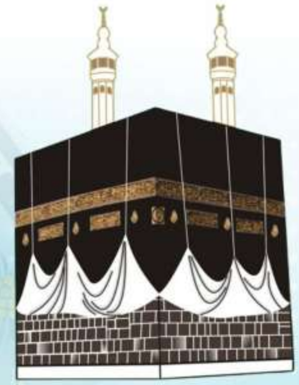

ارشادِ باری تعالیٰ جل جلالہ

اور وہی تو ہے جو اپنی رحمت سے مینہ کے آگے ہواؤں کو خوشخبری بنا کر بھیجتا ہے اور ہم آسمان سے پاک (دار نتھرا ہوا) پانی برساتے ہیں تاکہ اس سے شہر مردہ کو زندہ کر دیں اور پھر ہم اسے بہت سے چوپالوں اور آدمیوں کو ہم نے پیدا کیے ہیں پانی پلاتے ہیں۔

(الفرقان:48تا49)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ مومن کی مثال تازہ کھیتی کی مانند ہے کہ جس طرف سے ہوا آتی ہے اسے جھکا دیتی ہے اور ہوا کے نہ ہونے کے وقت سیدھی ہو جاتی ہے۔ بس مومن بلا سے اسی طرح بچا رہتا ہے اور گنہگار کی مثال صنوبر کے پیڑ کی سی ہے کہ سیدھا سخت کھڑا رہتا ہے (تو) اللہ جب چاہتا ہے اسے اکھیڑ دیتا ہے۔

(کتاب المرضہ: مختصر صحیح بخاری: 1050)

فرمودات

میری دلی تمنا ہے کہ پاکستان اشیاء معیار اور کوالٹی کے اعتبار سے دنیا کی تمام منڈیوں میں ایک علامت ایک نمونہ اور ایک مثال کی حیثیت میں جانی پہچانی جائیں۔ خدا کرے لفظ پاکستان مال کی عمدگی اور معیار کی علامت بن جائے۔

(چیمبر آف کامرس کراچی 27اپریل1948)

جو تھا نہیں، جو ہے نہ ہوگا، یہی ہی ایک حرف محرمانہ!
قریب تر ہے نمود جس کی، اُسی کا مشتاق ہے زمانہ!
مری صراحی سے قطرہ قطرہ نئے حوادث ٹپک رہے ہیں
میں اپنی تسبیح روز و شب کا شمار کرتا ہوں دانہ دانہ!

(زمانہ: بال جبریل)

اداریہ

موبائل پیسٹ سرویلنس سکواڈ

پائیدار زرعی ترقی اور کاشتکاروں کی خوشحالی حکومت پنجاب کی ترجیحات میں شامل ہے۔ وزیراعلیٰ پنجاب مریم نواز شریف نے زراعت کو جدید خطوط پر استوار کرنے کے لئے فیاضیانہ وسائل فراہم کئے ہیں جس کے ثمرات کاشتکاروں تک پہنچنا شروع ہو چکے ہیں۔

روایتی کاشتکاری کے نظام کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق ڈھالنے کے لیے حکومتِ پنجاب کے اقدامات اب عملی شکل اختیار کر رہے ہیں۔ موبائل پیسٹ سرویلنس سکواڈ کا قیام اس سلسلہ کی اہم کڑی ہے جس پر کیڑوں و بیماریوں کی تشخیص اور تدارک کے لیے موقع پر رہنمائی فراہم کی جاتی ہے۔ کسانوں کو موسمیاتی تبدیلیوں اور فصلوں پر کیڑوں کے حملوں جیسے چیلنجز کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ بروقت درست تشخیص اور ایڈوائزری کے فقدان کی وجہ سے نہ صرف فصلیں متاثر ہوتی تھیں بلکہ کسان کی لاگت بھی بڑھ جاتی تھی۔ 47 کروڑ روپے کی خطیر رقم کی لاگت سے قائم کیے جانے والے پیسٹ سرویلنس سکواڈ کسانوں کو براہ راست اور موقع پر کیڑوں و بیماریوں کی پہچان، تشخیص اور تدارک بارے فنی رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔ پہلے مرحلے میں ملتان، بہاولپور، ڈی جی خان، فیصل آباد اور ساہیوال ڈویژنز میں ان سکواڈ کو فعال کیا جا چکا ہے۔ تحصیل کی سطح پر فراہم کردہ 65 خصوصی گاڑیوں میں کیڑوں اور بیماریوں کی تشخیص کے لیے ضروری کٹس (Kits) اور ایڈوائزری سلپس (Slips) موجود ہیں۔ گاڑیوں میں موجود ماہرین روزانہ کی بنیاد پر فیلڈ میں جا کر کاشتکاروں کی فصلوں کا معائنہ کرتے ہیں۔ اس منصوبے کے تحت 105 پلانٹ پروٹیکشن اسسٹنٹس کی بھرتی سے فیلڈ آپریشنز کو تقویت ملی ہے جبکہ سکواڈ کی کارکردگی کی روزانہ کی بنیاد پر مانیٹرنگ بھی کی جا رہی ہے تاکہ اس نظام کے بہترین نتائج حاصل کیے جا سکیں۔

اُمید کی جاتی ہے کہ کیڑوں و بیماریوں کے انسداد کے اس مربوط نظام سے نہ صرف فصلیں محفوظ رہیں گی بلکہ ماحول دوست زراعت کو بھی فروغ حاصل ہو گا۔ اس بہترین اور منفرد اقدام سے کسانوں کو بروقت مشاورتی اور تکنیکی معاونت حاصل ہو رہی ہے جو مستقبل میں زرعی پیداوار میں اضافے اور کسانوں کی خوشحالی کا باعث بنے گی۔

سموگ

کنٹرول کے لیے حکومتی اقدامات

نظامت اعلیٰ زرعی اطلاعات پنجاب

سموگ فضائی آلودگی کی وہ قسم ہے جومختلف فضائی گیسوں مثلاً نائٹروجن آکسائیڈ، سلفر آکسائیڈ، دھواں، کاربن مونو آکسائیڈ، کلوروفلوروکاربن وغیرہ پر مشتمل ہوتی ہے۔ پاکستان میں سموگ عموماموسم سرما (ماہ ستمبر کے آخر سے لے کر ماہ دسمبر کے آخر تک) میں رونما ہوتا ہے۔ موسم سرما میں ہوا چلنے کی رفتار کم ہونے کی وجہ سے سموگ کوٹھہرنے میں مدد ملتی ہے جواس کی تشکیل میں بنیادی کردار ادا کرتی ہے۔ صوبہ پنجاب کے کئی شہروں خصوصاً لاہور میں سموگ کی وجہ سے گزشتہ کئی سالوں سے عوام کوصحت کے شدید مسائل کا سامنا رہا ہے بلکہ اس کی وجہ سے ٹریفک حادثات رونما ہونے کے ساتھ ساتھ کئی ہوائی پروازیں بھی منسوخ ہوئیں جس سے ملکی معیشت کونقصان پہنچا ہے۔ عالمی ادارہ صحت کی رپورٹس کے مطابق راولپنڈی، لاہور، کراچی اور پشاور دنیا کے 30 آلودہ ترین شہروں میں شامل ہیں۔ اس صورتحال اور عوامی مفاد عامہ کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت پنجاب نے سموگ کوایک قدرتی آفت قرار دیا ہے اوراس کی روک تھام کے لیے باقاعدہ طور پر "جوڈیشل انوائرمنٹل اینڈ واٹر کمیشن" تشکیل دیا ہوا ہے جوسموگ بننے کی وجوہات کو مانیٹر کرتا ہے اوراس کی روک تھام کے لیے پالیسی تشکیل دیتا ہے۔ حکومت پنجاب کو اس سنگین مسئلے کی شدت کا مکمل احساس ہے اوراس پر قابو پانے کے لیے ہر ممکن کوشش بروئے کار لائی جارہی ہے۔ اس ضمن میں

محکمہ ماحولیات، زراعت ودیگر متعلقہ محکمے پوری طرح متحرک اور چوکس ہیں۔ سموگ بننے کی بنیادی وجوہات میں ٹریفک کا دھواں، فصلوں کی باقیات خصوصا دھان کی پرالی اور مڈھوں کوآگ لگانے سے اٹھنے والا دھواں شامل ہے۔

وزیراعلیٰ پنجاب مریم نواز شریف نے "سموگ کنٹرول" کیلئے پنجاب کلین ائیر پروگرام شروع کیا جس پر عملدرآمد جاری ہے۔ اس پروگرام کے تحت سینئر صوبائی وزیر مریم اورنگزیب اور وزیر زراعت ولائیوسٹاک پنجاب سید عاشق حسین کرمانی کی زیرنگرانی منعقدہ شفاف قرعہ اندازی کے ذریعے فصلوں کی باقیات خصوصاً دھان کے مڈھوں کی تلفی کے لیے کاشتکاروں کو5.5 ارب روپے سے 60فیصد سبسڈی پر دھان کاشت کرنے والے35اضلاع میں جدید پانچ ہزار سپر سیڈرز اور فراہم کیے گئے ہیں تاکہ دھان کے مڈھوں کواس جدید زرعی مشینری کے استعمال سے تلف کیا جاسکے اور کاشتکاروں کودھان کی باقیات کوآگ لگانے کی ضرورت پیش نہ آئے۔ علاوہ ازیں، فصلوں کی باقیات کوآگ لگانے سے روکنے کے لیے محکمہ زراعت پنجاب کی جانب سے کاشتکاروں کودھان کی کٹائی کے بعد فصل کی باقیات کوآگ لگانے سے گریز کرنے کی ہدایات جاری کی گئی ہیں کیونکہ اس عمل سے نہ صرف زمین کی بالائی سطح پر موجود نامیاتی مادہ کونقصان پہنچتا ہے اور زمین کی زرخیزی متاثر ہوتی ہے بلکہ اس سے اٹھنے والا دھواں سموگ، ٹریفک حادثات اور انسانی جانوں کے ضیاع کا باعث بھی بنتا ہے۔ محکمہ زراعت پنجاب کی جانب سے پرنٹ، الیکٹرانک اور ڈیجیٹل و سوشل میڈیا کے ذریعے کاشتکاروں کو آگاہی دی جارہی ہے کہ مڈھوں کوآگ لگانے کی بجائے انہیں زمین میں ملا کر اس کی زرخیزی میں اضافہ کریں۔ دھان کے مڈھوں کوتلف کرنے کے لیے کاشتکار دستی کٹائی کی صورت میں روٹا ویٹر اور مشین سے کٹائی کی صورت میں ڈسک

ہیرو کی مدد سے فصل کی باقیات کوزمین میں ملا دیں یا گہرا ہل چلا کر آدھی بوری یوریا فی ایکڑ چھٹہ کر کے پانی لگا دیں۔ اس کے علاوہ کاشتکار دھان کے مڈھوں کی تلفی کے لیے سپر سیڈر یا رائس سٹرا شریڈرز کا استعمال بھی کر سکتے ہیں۔ امسال کاشتکاروں کومتنبہ کیا جارہا ہے کہ حکومت پنجاب کے قوانین کے مطابق فصلوں کی باقیات کی تلفی نہ کرنے کی صورت میں اندراج مقدمہ، گرفتاری اور جرمانے تک کی سزا ہوسکتی ہے۔ سموگ کی وجہ سے انسانی زندگی کے ساتھ فصلات، باغات اور سبزیوں پر بھی منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ سموگ سے بچاؤ کے لیے ہر شخص کوانفرادی طور پر بھی حصہ لینا چاہیے۔ اس کے لیے گھروں میں یا باہر کھلی جگہوں میں آگ لگانے یا دھواں پیدا کرنے سے گریز کرنا چاہیے۔ سموگ کے زہریلے اثرات کو ختم کرنا انسان کے بس سے باہر ہے مگر اس کو انفرادی کوششوں سے کم ضرور کیا جاسکتا ہے۔

زیتون کے پھل کی برداشت اور استعمال

سید کامل حسنین

تحقیقاتی و تربیتی ادارہ برائے زیتون چکوال

زیتون کی موٹے پھل والی اقسام کا پھل اچار، مربہ وغیرہ بنانے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ ان اقسام کا پھل سبز رنگت کی حالت میں برداشت کیا جاتا ہے۔ ان اقسام کے پھل کو شروعِ اگست سے وسطِ ستمبر تک توڑ لینا چاہیے۔ پھل توڑنے کے بعد ان اقسام سے جلد از جلد مصنوعات تیار کر لینی چاہئیں، کیونکہ زیادہ دنوں تک پھل کو محفوظ رکھنے سے مصنوعات کا معیار متاثر ہو سکتا ہے۔ زیتون کی باریک پھل والی یا تیل والی اقسام کا پھل اکتوبر کے دوسرے ہفتے کے بعد توڑنا چاہیے، کیونکہ اس وقت پھل میں تیل کی اوسط مقدار مناسب حد تک بن چکی ہوتی ہے۔ پھل کو ہاتھ یا مشین کے ذریعے توڑا جا سکتا ہے۔

پھل توڑنے کے بعد تیل والی اقسام کے پھل کو 12 سے 24 گھنٹوں کے اندر تیل نکالنے والی مشین تک پہنچا دینا چاہیے، تاکہ جلد از جلد عمدہ معیار کا تیل حاصل کیا جا سکے۔ پھل کو توڑنے کے بعد جالی دار اور ہوادار ٹوکریوں میں محفوظ کرنا چاہیے۔ اس مقصد کے لیے کسی بھی قسم کی بوری یا بند تھیلی کے استعمال سے گریز کرنا چاہیے۔

زیتون کے پھل سے تیل نکالنے کا مرحلہ ایک نہایت اہم اور نازک عمل ہے، کیونکہ اس پر تیل کی مقدار اور معیار، دونوں کا انحصار ہوتا ہے۔ اس عمل کے دوران سائنسی اور عملی، دونوں پہلوؤں کو مدِ نظر رکھنا ضروری ہے۔ ذیل میں زیتون کے پھل سے تیل نکالنے کے اہم مراحل اور رہنما اصول بیان کیے جا رہے ہیں۔

زیتون کے پھل سے تیل نکالنے کے مراحل

تحقیقاتی و تربیتی ادارہ برائے زیتون، چکوال باغبانوں کے لیے زیتون کے پھل سے تیل نکلوانے کی سہولت فراہم کر رہا ہے۔ اس سہولت سے مستفید ہونے کے لیے پھل توڑنے سے قبل اپنی باری کا تعین کرنے کے لیے دفتر میں پیشگی اطلاع دیں اور صرف بتائے گئے دن اور وقت پر تشریف لائیں، تاکہ آپ کو انتظار کی زحمت نہ اٹھانا پڑے۔

پوٹھوہار کے زیتون سے تیل نکلوانے کے لیے مناسب وقت

پوٹھوہاری زیتون کے پھل کو اکتوبر کے دوسرے ہفتے سے توڑنا چاہیے، کیونکہ اس وقت پھل میں تیل کی مناسب مقدار بن چکی ہوتی ہے۔ اس مرحلے پر پھل نہ تو زیادہ کچا ہوتا ہے اور نہ ہی بہت زیادہ پکا ہوا، بلکہ درمیانی پختگی کی حالت میں ہوتا ہے۔ پھل توڑنے کے بعد اسے جلد از جلد، مقررہ دن اور وقت پر، تیل نکالنے والی مشین تک پہنچا دیں۔

پھل کی صفائی اور چھانٹی

پھل کو مشین میں ڈالنے سے پہلے اس کی مکمل صفائی اور چھانٹی کر لیں۔ خراب، سڑے ہوئے، کیڑے لگے ہوئے اور غیر ضروری مواد کو الگ کر دیں۔ اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ کسی بھی قسم کی دھات، لوہے کی چیز یا دیگر سخت اجسام مشین میں نہ جائیں، کیونکہ اس سے مشین کو نقصان پہنچ سکتا ہے اور حاصل ہونے والے تیل کا معیار بھی متاثر ہو سکتا ہے۔

بہتر معیار کا زیتون کا تیل حاصل کرنے کے لیے پھل کی بروقت برداشت، مناسب طریقے سے ذخیرہ کاری، جلد از جلد مل تک ترسیل اور مشین میں ڈالنے سے قبل اچھی طرح صفائی و چھانٹی نہایت ضروری ہے۔

چنے کی منافع بخش کاشت

ڈاکٹر خالد حسین، سعدیہ کوکب، غلام مصطفیٰ صدیقی

تحقیقاتی ادارہ دالیں، ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد

دالیں ہماری خوراک کا اہم حصہ ہیں۔ یہ ہماری خوراک میں سستے داموں پروٹین (لحمیات) مہیا کرنے کا بہترین ذریعہ ہیں۔ خوراک کو غذائیت کے اعتبار سے بہتر اور متوازن بنانے کے لئے اور بڑھتی ہوئی آبادی کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے دالوں کی پیداوار میں اضافہ انتہائی ضروری ہے۔ دالیں پھلی دار اجناس کے خاندان سے تعلق رکھنے کے ناطے ہوا سے نائٹروجن حاصل کر کے جڑوں پر منکوں (Nodules) کے ذریعے زمین میں داخل کر کے زمین کی زرخیزی کو بحال رکھتی ہیں۔ دوسری فصلوں کی طرح دالوں کی پیداوار میں اضافہ ان کے زیر کاشت رقبہ اور فی ایکڑ پیداوار میں اضافہ سے ہی ممکن ہے۔ پاکستان میں دالیں سالانہ تقریباً 1.33 ملین ہیکٹر (32.8 لاکھ ایکٹر) رقبہ پر کاشت کی جاتی ہیں جو کہ کل زیر کاشت رقبہ کا 6 فیصد ہے۔ جس میں پنجاب کا حصہ رقبہ کے حساب سے 84 فیصد اور پیداوار کے حساب سے 85 فیصد ہے۔ چنا، مسور، مونگ اور ماش صوبہ میں کاشت کی جانے والی اہم دالیں ہیں۔

پنجاب میں چنے کی کاشت

پاکستان میں دالوں کے کل رقبہ کے تین چوتھائی رقبہ پر چنے کاشت ہوتے ہیں جبکہ چنے کے کل رقبہ کا 90 فیصد پنجاب میں کاشت ہوتا ہے۔ پنجاب میں ہر سال اکیس سے بائیس لاکھ ایکڑ رقبہ پر چنے کاشت کئے جاتے ہیں جس میں تقریباً 95 فیصد رقبہ بارانی اور 5 فیصد آبپاش کاشت کیا جاتا ہے۔ پنجاب میں چنے کے کل رقبہ میں سے 96 فیصد رقبہ تھل کے اضلاع بھکر، خوشاب، جھنگ، لیہ اور میانوالی میں کاشت ہوتا ہے۔ چنے کی زیادہ تر پیداوار نامیاتی طریقے سے حاصل کی جاتی ہے کیونکہ چنے کا 95 فیصد رقبہ بارانی اور ریت کے ٹیلوں پر مشتمل ہے اور ان علاقوں میں

مصنوئی کھاد، کیڑے مار ادویات اور جڑی بوٹی کی تلفی کے لیئے زہروں کا استعمال نہ ہونے کے برابر ہے۔ موسمی تغیرات اور غیر متوقع بارشوں کی وجہ سے چنے کی فصل کو آبپاش علاقوں میں منتقل کرنا بہت ضروری ہے تا کہ چنے کی پیداوار بڑھا کر درآمدات میں کمی لائی جائے۔

چنے کی ترقی دادہ اقسام

دیسی اقسام: بٹل2022، بٹل2021، بٹل2016، ٹی جی سٹرائیکر (TG Striker)، سٹار چنا

کابلی اقسام: نور۔2022، نور۔2019، نور۔2013

بیج کا حصول

پنجاب سیڈ کارپوریشن کے ڈپوؤں سے چنے کی ترقی دادہ اقسام کا بیج حاصل کیا جا سکتا ہے۔ جبکہ محدود مقدار میں درج بالا اقسام کا بیج تحقیقاتی ادارہ برائے دالیں، فیصل آباد، نیاب فیصل آباد، بارانی زرعی تحقیقاتی ادارہ سے بھی حاصل کیا جا سکتا ہے۔

طریقہ کاشت

چنے کی کاشت بذریعہ ڈرل یا پور کرنی چاہیئے تا کہ بیج مناسب گہرائی میں وتر میں گرے اور بیج کی روئیدگی اچھی ہو قطاروں کا درمیانی فاصلہ 45 سینٹی میٹر (ایک فٹ) اور پودوں کا درمیانی فاصلہ 15 سینٹی میٹر (6 انچ) ہونا چاہیئے اس طرح کھیت میں پودوں کی مطلوبہ تعداد 85 سے 90 ہزار پوری ہو جائے گی۔

ستمبر کاشتہ کماد میں چنے کی مخلوط کاشت

ستمبر کاشتہ کماد میں کابلی چنے کی مخلوط کاشت کامیاب ثابت ہوئی ہے۔ چار فٹ کے فاصلے پر کاشتہ کماد میں بیڈ کے درمیان چنے کی دو لائنیں کاشت کریں جبکہ دو تا اڑھائی فٹ کے فاصلے پر کاشتہ کماد میں چنے کی ایک لائن کاشت کریں۔ اس طریقہ کاشت میں بیج کی مقدار 15 سے 20 کلوگرام فی ایکڑ استعمال کریں۔ جس جگہ پر پہلی مرتبہ چنے کی فصل کاشت کی جا رہی ہو وہاں بیج کو جراثیمی ٹیکہ ضرور لگائیں جس سے پودے کی ہوا سے نائٹروجن حاصل کرنے کی صلاحیت بڑھ جاتی ہے اور زیادہ پیداوار حاصل ہوتی ہے۔

شرح بیج

چنے کی موٹے دانوں والی اقسام کا 30 تا 35 کلوگرام اور عام جسامت کے دانوں والی اقسام کا 25 تا 30 کلوگرام صاف ستھرا خالص اور صحت مند بیج فی ایکڑ استعمال کرنا چاہیئے۔

بیج کو زہر لگانا

بیج کو کاشت سے پہلے تھائیوفنیٹ میتھائل 2 تا 3 گرام فی کلوگرام بیج کے حساب سے لگانے سے فصل بیماریوں سے محفوظ رہتی ہے۔

بیج کو جراثیمی ٹیکہ لگانا

چنے کے بیج کو جراثیمی ٹیکا لگا کر کاشت کرنے سے پودوں میں ہوا سے نائٹروجن کا حصول آسان اور بہتر ہو جاتا ہے۔ان کے استعمال سے نائٹروجنی کھادوں کی بچت کے ساتھ ساتھ فصل کی صحت اور پیداوار میں بہتری آتی ہے۔

زمین اور اس کی تیاری

چنے کی فصل میں ایک یا دو بار ہل چلانا کافی ہوتا ہے۔ پہلے گہرا ہل چلا کر خودرو گھاس اور جڑی بوٹیوں کی تلفی بہت ضروری ہے اس کے بعد ایک مرتبہ ہل اور سہاگہ چلا کر زمین کو اچھی طرح ہموار کر لینا چاہیئے۔

کھادوں کا استعمال

چنے کی فصل کو نائٹروجن کھاد کی کم ضرورت ہوتی ہے کیونکہ یہ فصل اپنی نائٹروجنی کھاد کی ضرورت کافی حد تک خود پوری کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ جو جراثیمی ٹیکہ لگانے سے مزید بڑھ جاتی ہے۔اس کے استعمال سے دانے موٹے اور زیادہ بننے سے پیداوار میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ بجائی کے وقت ایک بوری ڈی اے پی اور آدھی بوری پوٹاش استعمال کریں۔

چنے کی فصل کے لئے پوٹاش کھاد کی اہمیت

پوٹاش کی کھاد کے استعمال سے فصل کی غذائی ضروریات پوری ہوتی ہیں۔ بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت بڑھتی ہے اور چنے کی پیداوار میں اضافہ ہوتا ہے۔ لہٰذا چنے کی اچھی پیداوار حاصل کرنے کے لئے خاص طور پر ہلکی زمینوں میں آدھی تا ایک بوری پوٹاش ضرور استعمال کریں۔

جڑی بوٹیوں کی تلفی

جڑی بوٹی مار زہر کا استعمال

پینڈی میتھالین Pendimethalin (330 ای سی) بحساب ایک تا ڈیڑھ لٹر فی ایکڑ استعمال کریں۔ زمین کی تیاری کے وقت تروتر میں مناسب پانی کی مقدار (150 لٹر فی ایکڑ) میں ملا کر سپرے کریں یا پھر زہر کی سفارش کردہ مقدار کو 15 سے 20 کلوگرام ریت میں ملا کر کھیت میں چھٹہ کریں بعد از اں آخری ہل چلا کر فصل کو ڈرل سے کاشت کریں۔

گوڈی

جڑی بوٹیوں کی تعداد کم ہونے کی صورت میں جڑی بوٹی مار زہروں کی بجائے گوڈی کو ترجیح دینی چاہیئے پہلی گوڈی فصل اگنے کے 30 تا 40 دن بعد جبکہ دوسری گوڈی اس کے ایک ماہ بعد کریں تھل کے ریتلے علاقوں میں جڑی بوٹیوں کی تلفی بذریعہ روٹری نہایت آسان اور موثر ہے۔

چنے کی بیماریاں اور ان کا تدارک

چنے کو دو بڑی بیماریاں جھلساؤ اور مرجھاؤ زیادہ نقصان پہنچاتی ہیں۔

جھلساؤ

یہ بیماری پھپھوندی سے پھیلتی ہے۔اس کی ابتدائی علامات خاکی بھورے رنگ کے دھبوں کی صورت میں پودوں کے تمام بالائی حصوں پر نمودار ہوتی ہیں سازگار موسمی حالات (17 تا 22 ڈگری سینٹی گریڈ درجہ حرارت اور 90 فیصد یا اس سے زائد نمی) کی صورت میں دھبے جسامت میں بڑے اور ہم مرکز دائرے نظر آتے ہیں پھر کھیت ایسے لگتا ہے جیسے آگ سے جھلس گیا ہو اسی لئے کاشتکار اسے لشک کے نام سے جانتے ہیں۔

مرجھاؤ

مرجھاؤ کو سوکے کا مرض بھی کہتے ہیں یہ بیماری بھی پھپھوندی سے پھیلتی ہے۔ جو درجہ حرارت 25 سے 30 ڈگری سینٹی گریڈ پر خوب نشوونما پاتی ہے۔ یہ بیماری ریتلے اور کم بارش والے علاقوں میں زیادہ شدت کے ساتھ چنے کی فصل پر نمودار ہوتی ہے۔کمزور پودوں پر بیماری کا اثر زیادہ ہوتا ہے۔اس بیماری کی علامات دو مرحلوں پر نمودار ہوتی ہیں۔

ابتدائی مرحلہ میں نوخیز پودے مرجھا کر سوکھ جاتے ہیں دوسرے مرحلہ میں پختہ پودے مرض کی زد میں آجاتے ہیں جس سے دانے بننے کا عمل متاثر ہوتا ہے۔متاثرہ ٹاڈوں میں اگر دانے بن بھی جائیں تو بھی یہ جسامت میں چھوٹے رہ جاتے ہیں۔

تدارک

- بیماری سے بچاؤ کا بہترین اور سستا طریقہ قوت مدافعت رکھنے والی اقسام کی کاشت ہے
- چنے کا صحت منداور بیماریوں سے پاک بیج استعمال کریں
- چنے کے مرجھاؤ اور چنے کے جھلساؤ کے لئے محکمہ زراعت کے مقامی زرعی ماہرین کے مشورہ سے سفارش کردہ زہر استعمال کریں

- چنے کے جھلساؤ کے ہر سال نمودار ہونے کی صورت میں درج بالا زہر احتیاطی تدابیر کے طور پر بھی استعمال کرنا چاہیئے
- مٹی پلٹنے والا گہرا ہل چلانے سے بیماری کے بیج (Spores) مرجاتے ہیں اور آئندہ فصل بیماری سے محفوظ رہتی ہے
- جن علاقوں میں مرجھاؤ کا مرض عام ہو وہاں بوائی سفارش کردہ وقت کے آخری دنوں میں کریں
- جہاں ممکن ہو فصل ادل بدل کر کے کاشت کریں

کیڑوں سے بچاؤ

چنے کی فصل کا نقصان سب سے زیادہ ٹاڈ کی سنڈی کرتی ہے۔ البتہ اس کا حملہ تھل میں کم ہوتا ہے کیونکہ تھل میں اس کا دورانیہ حیات (Life cycle) مکمل نہیں ہوتا۔ تھل کے علاقہ میں وتر کی کمی کی صورت میں دیمک کا حملہ زیادہ ہوتا ہے۔

❖ دیمک کا تدارک

دیمک (Termite) کے تدارک کے لئے بارانی علاقوں میں کلور پائیر یفاس (Chlorpyrifos) 40 ای سی بحساب 1.5 تا 2 لٹر یا پھر فپرونل 5 ایس سی بحساب 960 ملی لٹر فی ایکڑ 15 تا 20 کلوگرام مٹی میں ملا کر چھٹہ کریں اسکے بعد ہل چلا کر زمین میں ملا دیں۔ جبکہ آبپاشی والے علاقوں میں زہر کی مطلوبہ مقدار راؤنی کے وقت استعمال کریں۔

❖ چور کیڑا (Cutworm)

چور کیڑے کے تدارک کے لئے پرمیتھرین (Permethrin) 0.2 فیصد بحساب 3 کلوگرام فی ایکڑ 10 کلوگرام باریک مٹی میں ملا کر دھوڑا کریں یا پھر سائپرمیتھرین (Cypermethrin) 10 ای سی بحساب 200 تا 250 ملی لٹر یا (سائپرمیتھرین + پروفینوفاس) 440 ای سی بحساب 500 ملی لٹر فی ایکڑ 100 لٹر پانی میں ملا کر سپرے کریں۔

❖ سرفیس ویول کا تدارک

پچھلے دو سال میں اس کیڑے کی شکایات آئی ہیں جو کہ اُگتے ہوئے چنے کی فصل پر نمودار ہوتا ہے اور بالکل چور کیڑے کی طرح زمین کی سطح سے اوپر تنے کو کاٹ دیتا ہے جس سے پودا سوکھ جاتا ہے۔ یہ کیڑا زمین کی درزوں میں اور سوراخوں میں رہتا ہے۔ اسکی رنگت عام ویول سے ہلکی مٹیالی مائل ہوتی ہے اور مٹی کے جیسے رنگت رکھنے کی وجہ سے یہ کیڑا عام مشاہدے سے بچا رہتا ہے اسکے نقصان کا اندازہ لگانے کیلئے حملہ شدہ پودوں کا فیصد معلوم کر کے اسکے تدارک کے لئے بائی فینتھرین 10 ای سی بحساب 250 ملی لٹر فی ایکڑ 100 لٹر پانی ملا کر استعمال کریں۔

❖ رس چوسنے والے کیڑے

چنے کو رس چوسنے والے کیڑوں میں ست تیلہ (Aphid) زیادہ نمایاں ہے صرف اور صرف اسکے شدید حملہ کی صورت میں اس کے تدارک کے لئے امیڈا کلوپرڈ (Imidachloprid) 200 ایس ایل بحساب 250 ملی لٹر یا کاربوسلفان 20 ای سی بحساب 500 ملی لٹر فی ایکڑ 100 لٹر پانی میں ملا کر سپرے کریں۔ بصورتِ دیگر ست تیلہ کا حملہ کم ہونے کی صورت میں اس کے کنٹرول کیلئے قدرتی دوست کیڑے جیسا کہ لیڈی برڈ بیٹل کی حوصلہ افزائی کریں۔ جو کہ ابتداء میں ست تیلہ کا حملہ کم کرنے میں معاون ثابت ہوتی ہے۔ اس کے لیے کھال یا وٹوں پر ایک سے دو قطاریں سرسوں کی لگا دی جائیں جو کہ اس دوست کیڑے کی اماج گاہ ہیں۔

❖ ٹاڈ کی سنڈی (Pod Borer) کا تدارک

کلورین ٹرانیلی پرول 20 فیصد ایس سی بحساب 50 ملی لٹر یا (سائپرمیتھرین + پروفینوفاس) 440 ای سی بحساب 500 ملی لٹر فی ایکڑ سپرے کریں۔ پروفینوفاس 50 فیصد ای سی بحساب 800 تا 1000 ملی لٹر یا انڈوکساکارب (Indoxacarb) 150 ایس سی بحساب 175 ملی لٹر فی ایکڑ 100 لٹر پانی میں ملا کر سپرے کریں۔

برداشت

پنجاب میں چنے کی فصل اپریل میں برداشت کے لئے تیار ہو جاتی ہے۔ فصل کی برداشت میں تاخیر سے ٹاڈ جھڑنے سے پیداوار متاثر ہوتی ہے۔ لہٰذا 90 فیصد ٹاڈ پکنے پر برداشت کریں اور برداشت صبح کے وقت کریں تاکہ شبنم کی وجہ سے ٹاڈ نہ جھڑیں کٹائی شدہ فصل کو دھوپ میں خشک کر کے گہائی کریں۔ گہائی کے لئے چنے کا تھریشر بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔

جنس کو سٹور کرنا

جنس کو خشک اور صاف کر کے سٹور میں محفوظ کریں۔ سٹور میں عموماً سٹور کا کیڑا (ڈھورا) زیادہ نقصان کرتا ہے۔ ڈیلٹا میتھرین 2.5 ای سی بحساب ایک لٹر زہر 100 لٹر پانی میں ملا کر سپرے کریں۔ پرانی استعمال شدہ بوریوں کو اسی نسبت سے زہر ملے ہوئے محلول میں ڈبو کر خشک کریں یا بوریوں کو دونوں طرف سے سپرے کریں اگر سٹور میں سپرے نہ کر سکیں تو پرانے سٹور میں ذخیرہ کرنے سے پہلے ایلومینیم فاسفائیڈ کی 20 تا 25 گولیاں فی ہزار مکعب فٹ استعمال کریں اور سٹور کو فوراً ہوابند سیل کر دیں اور ایک ماہ تک بند رکھنے کے بعد کھولیں۔

انار کے باغات کی داغ بیل اور نشوونما

محمد اخلاق، نعیم الطاف، کاشف شبیر، عمارہ نورین

ہارٹیکلچر ریسرچ سٹیشن بہاولپور

انار ایک پت جھڑ درمیانے قد کا جھاڑی نما پودا ہے۔اس کا آبائی وطن ایران ہے۔اس کی کاشت ایران، افغانستان، شام، فلسطین، مصر، مراکش، سعودی عرب، پاکستان، ترکی، یونان، اٹلی، چین، بھارت اور امریکہ میں کی جاتی ہے۔ پاکستان میں انار کا زیر کاشت رقبہ 7330 ہیکٹرز اور پیداوار 37613 ٹن ہے جبکہ پنجاب میں اس کا زیر کاشت رقبہ 1235 ہیکٹرز (کل رقبہ کا 17 فیصد) اور پیداوار 8202 ٹن (کل پیداوار کا 22 فیصد) ہے۔ پاکستان میں سب سے زیادہ انار بلوچستان میں کاشت ہوتا ہے جہاں اسکا زیر کاشت رقبہ 5863 ہیکٹرز (کل رقبہ کا 80 فیصد) اور پیداوار 27113 ٹن (کل پیداوار کا 72 فیصد) ہے جبکہ خیبر پختونخواہ میں اسکا زیر کاشت رقبہ 232 ہیکٹرز (کل رقبہ کا 3 فیصد) اور پیداوار 2298 ٹن (کل پیداوار کا 6 فیصد) ہے۔ (پاکستان کے پھل، سبزیات اور مصالحہ جات 19-2018)۔

انار کی کاشت زیادہ تر بلوچستان میں لورالائی، قلات اور کوئٹہ، پنجاب میں مظفر گڑھ (تحصیل علی پور)، رحیم یار خاں (تحصیل لیاقت پور)، بہاولپور اور ملتان، خیبر پختونخواہ میں اسکی کاشت پشاور اور ڈیرہ اسمٰعیل خان میں کی جاتی ہے۔ جبکہ کشمیر، مری، چوآسیدن شاہ اور ایبٹ آباد میں خودرو انار ہوتا ہے جس سے انار دانہ بنایا جاتا ہے۔ تمام پھلوں میں سے انار کا پھل اپنی غذائی اور طبی خصوصیات کی وجہ سے بہت اہم ہے۔ ادویاتی طور پر اسکا رس ملیریا اور ٹائیفائیڈ بخار کے لئے مفید ہے۔ اسکا رس اور بیج معدے کی تکلیف کو دور کرتے ہیں۔ پھل کا چھلکا پیٹ کی مختلف بیماریوں کا علاج ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے انار (رمّان) کا ذکر فرمایا ہے۔ ہمارے نبی اکرم ﷺ کی حدیث مبارکہ ہے کہ انار کا پھل کھانے سے انسان حسد اور نفرت سے پاک رہتا ہے۔ یہ پودا مکانوں اور پارکوں میں زیبائش کے لئے بھی اگایا جاتا ہے جو پھل دینے کے ساتھ ساتھ

خوبصورت رنگ برنگے پھول بھی دیتا ہے جو ماحول کو تروتازہ اور خوشگوار بناتے ہیں۔ درج ذیل میں انار کی غذائی اہمیت دی گئی ہے جس میں 100 گرام گودے میں مختلف عناصر کی مقدار دی گئی ہے۔

غذائی اجزاء	مقدار	غذائی اجزاء	مقدار
توانائی	70 کلو کلوریز	پوٹاشیم	259 ملی گرام
کاربوہائیڈریٹ	17.17 گرام	فاسفورس	70 ملی گرام
وٹامن سی	16.0 ملی گرام	میگنیشیم	12 ملی گرام
فائبر	0.6 ملی گرام	کیلشیم	10 ملی گرام
آئرن	0.30 ملی گرام	زنک	0.12 ملی گرام

آب وہوا اور زمین

آب وہوا کے لحاظ سے انار کی اچھی پیداوار کے لیے گرم اور خشک موسم موزوں ہے۔ موسم گرما میں درجہ حرارت 30 سے 44 ڈگری سینٹی گریڈ جبکہ موسم سرما میں 17 ڈگری سینٹی گریڈ انار کی پیداوار کے لیے بہترین تصور کیا جاتا ہے۔ زمین کے لحاظ سے انار کی بہترین پیداوار اور کوالٹی کے لیے میرا اور بھاری میرا زمین نہایت ہی موزوں ہے۔ جبکہ ریتلی کلرزدہ اور سیم زدہ زمین میں یہ پھل کاشت نہیں کیا جاسکتا ہے۔ حرارت برداشت کرسکتا ہے۔ انار کو کسی حد تک اساسی اور نمکیاتی زمینوں میں بھی کاشت کیا جاسکتا ہے۔ جبکہ ایسی زمینیں دوسرے پھلدار پودوں کی کاشت کے لئے عام طور پر موزوں نہیں ہوتی ہے۔

نرسری کی تیاری اور وقت کاشت

انار کی نرسری بذریعہ قلم تیار کی جاتی ہے۔ مطلوبہ ورائٹی کی نرسری تیار کرنے کیلئے 8 سے 9 انچ (20 تا 24 سینٹی میٹر) کی شاخ جس کی موٹائی پنسل کے برابر اور اس پودے پر عمر ایک سال سے زیادہ ہو موزوں ہے۔ نرسری تیار کرنے کے لئے میرا زمین کا انتخاب کریں۔ چھوٹی چھوٹی کیاریوں میں گوبر کی گلی سڑی کھاد ملائیں اور زمین کو اچھے طریقے سے تیار کریں۔ نرسری کیلئے منتخب کی گئی شاخ کو 6 انچ زمین میں اور 3 انچ زمین سے باہر رکھ کر دبادیں اور شاخ سے شاخ کا فاصلہ 8 تا 10 انچ رکھیں۔ جنوری نرسری کی کاشت کے لئے نہایت موزوں ہے اور ایک سال بعد انار کی شاخ اپنے مطلوبہ باغ کے پلاٹ میں منتقل کرنے کے قابل ہوجاتی ہے۔ نرسری کو مطلوبہ پلاٹ میں منتقل کرنے کا موزوں ترین وقت جنوری تا 15 فروری تک ہے۔

زمین کی تیاری اور باغ کی داغ بیل

ماہ نومبر اور دسمبر میں پلاٹ کی لیزر لینڈ لیولنگ کریں اور پودوں کی داغ بیل کے بعد ایک مربع فٹ کے گڑھے کھودیں اور پودے شفٹ کرنے سے پہلے گڑھوں میں 2 تا 3 کلوگرام

گوبر کی گلی سڑی کھاد فی گڑھا ڈال کر 2 دفعہ پانی فلڈ کریں۔ پودے سے پودے کا فاصلہ 15 فٹ اور قطار سے قطار کا فاصلہ بھی 15 فٹ رکھیں۔ اس طرح پودے مربع شکل میں مرتب ہو جائیں گے اور پودوں کی تعداد 195 پودے فی ایکڑ ہوگی جو موزوں ہے۔ اگر نرسری کے پودے کمزور ہوں تو فی گڑھا 2 پودے لگائیں تاکہ باغ جلدی تیار ہو سکے۔

کھادوں کی مقدار اور وقت استعمال

بوقت کاشت 2 بیگ یوریا، 2 بیگ ڈی اے پی اور ایک بیگ ایس او پی فی ایکڑ کے حساب سے تمام گڑھوں میں برابر تقسیم کر کے ڈال دیں۔ باغات میں کھادوں کا متناسب اور صحیح استعمال بہترین پیداوار فروٹ کی کوالٹی کیلئے لازمی ہے جس کے لئے درج ذیل جدول میں دیئے گئے شیڈول کے مطابق سالانہ کھادوں کا تعین کریں۔

پودے کی عمر	گوبر کی کھاد (کلوگرام فی پودا)	فاسفورس کھاد (کلوگرام فی پودا)	یوریا کھاد (کلوگرام فی پودا)	زنک سلفیٹ (کلوگرام فی پودا)	سلفر (کلوگرام فی پودا)	بورک ایسڈ (کلوگرام فی پودا)
3 تا 5 سال	20 گلی سڑی گوبر کھاد	0.750 ڈی۔اے۔پی	1.000 یوریا	0.100 زنک سلفیٹ	0.100 سلفر	0.100 بورک ایسڈ
6 تا 15 سال	40 گلی سڑی گوبر کھاد	1.500 ڈی۔اے۔پی	2.000 یوریا	0.200 زنک سلفیٹ	0.200 سلفر	0.200 بورک ایسڈ

فاسفورس اور پوٹاش کھاد کی پہلی خوراک فروٹ چنائی کے بعد شاخ تراشی کے فوراً بعد دیں اور دوسری خوراک پھول آنے سے ایک ماہ قبل فروری میں ڈالیں جبکہ نائٹروجنی کھاد پھول آنے سے ایک ماہ قبل فروری اور دوسری خوراک اس وقت استعمال کریں جب فروٹ چھوٹے سائز کا ہو اور اجزائے صغیرہ فروری میں ڈالیں۔

انار کے باغات میں مخلوط کاشت

انار کے باغات چونکہ کاشت سے تین سال بعد پھل دینا شروع کرتے ہیں۔ لہٰذا کاشتکار اس میں کینولا، سرسوں، کپاس اور چارہ جات کاشت کر کے نفع حاصل کر سکتے ہیں جبکہ آبپاشی کا وقت اور مقدار میں مناسبت نہ ہونے کی وجہ سے گندم اور کماد کو بطور مخلوط کاشت انار کے باغات میں ممکن نہیں۔

انار کی اقسام اور پیداوار

گولڈن، پرل، ترناب، صندورہ، کالے ہار، جھالاری، سرخ قندھاری اور بے دانہ انار کی کاشتی اقسام ہیں۔ انار کا پودا 4 سال کی عمر میں 25 سے 40 کلوگرام اوسطاً پیداوار دینے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اس طرح فی ایکڑ پیداوار 120 سے 190 من فی ایکڑ حاصل کی جاسکتی ہے۔

انار کے باغات کی آبپاشی

انار کے باغات کیلئے سالانہ پانی کی کل تعداد 12 سے 15 ہے جو زمین کی نوعیت اور بارشوں کی مقدار پر منحصر ہے۔ البتہ گرم اور خشک علاقوں میں 14 مئی تا اگست پانی کا وقفہ 10 سے 12 دن رکھیں اور ستمبر تا جنوری پانی کا وقفہ 20 سے 30 دن ہوگا۔ اختتام فروری میں جب پودے پر پھول آنا شروع ہو جائیں تو آبپاشی کا وقفہ بڑھا دیں اور پانی کی مقدار بھی تھوڑی رکھیں تاکہ پودے پر زیادہ سے زیادہ پھول آسکیں۔

انار کے باغات کی اہم بیماریاں اور انکا تدارک

انار کے باغات میں پھیلنے والی جراثیمی بیماریاں زیادہ تر ہوا میں موجود نمی کی شرح میں اضافہ کے باعث پھیلتی ہیں جو عموماً بارش کے بعد ان کا حملہ شدید ہوتا ہے لیکن بہترین حفاظتی تدابیر سے ان پر قابو پایا جاسکتا ہے۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

❖ بیکٹیریل بلائیٹ

یہ انتہائی خطرناک بیماری ہے جو بیکٹریا کے جراثیم سے پھیلتی ہے۔ جب ہوا میں نمی کی شرح 50% سے زیادہ اور درجہ حرارت 25 سے 35 ڈگری سینٹی گریڈ تک ہو یہ بیماری تیزی سے پھیلتی ہے۔ یہ بیماری جون سے ستمبر تک ہونے والی بارشوں کی وجہ سے پھیلتی ہے۔ جس کی علامات میں پھل پر تیل نما دھبے بنتے ہیں۔ جو بعد میں کالے رنگ کے دھبوں میں تبدیل ہو جاتے ہیں اور فروٹ کی کوالٹی خراب ہو جاتی ہے۔

تدارک : اس بیماری کے لئے حفاظتی سپرے سٹرپٹومائی سین سلفیٹ بحساب 0.50 گرام فی لٹر پانی یا کاپر آکسی کلورائیڈ بحساب 3 گرام فی لٹر پانی میں ملا کر سپرے کریں اور بارش کے فوراً بعد پتوں پر پانی خشک ہونے پر سپرے کریں۔

❖ فنگل بلائیٹ

یہ بیماری فنگس کے جراثیم کی وجہ سے پھیلتی ہے۔ جب ہوا میں نمی کی شرح زیادہ ہو۔ ابتدائی علامات میں پتے پیلے ہو کر گرنا شروع ہوتے ہیں اور پھل پر کالے رنگ کے دھبے بننا شروع ہو جاتے ہیں۔ جس سے پھل کی کوالٹی خراب ہو جاتی ہے۔ اسے عام فہم زبان میں پھل کی چتری کہتے ہیں۔

تدارک : اس بیماری کے لئے حفاظتی سپرے کاپر آکسی کلورائیڈ بحساب 2.5 گرام فی لٹر پانی سپرے کریں اور بالخصوص بارش کے بعد پتے خشک ہونے پر سپرے کریں۔

انار کے نقصان دہ کیڑے اور انکا انسداد

❖ پھل کی مکھی

یہ انتہائی خطرناک کیڑا ہے۔ جس کی مادہ مکھی فروٹ کی بیرونی تہہ سے انڈے فروٹ کے اندر داخل کرتی ہے جس سے فروٹ کے اندر کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں۔ فروٹ فلائی اپنی سرمائی نیند کے بعد مارچ میں نمودار ہوتی ہے جو ستمبر تک فروٹ کو نقصان پہنچاتی ہے۔ جس سے پھل زمین پر گر جاتا ہے اور گل سڑ جاتا ہے پھل کی مکھی کے تدارک کے لئے مارچ سے ستمبر تک ایک ایکڑ میں 6-4 جنسی پھندے (Pheromone traps) لگا کر اس میں میتھائل یوجینال (Methyl Euginol) دواسے تر روئی کے پھائے (Cotton swabs) رکھ دیئے جائیں اور ہر پندرہ دن بعد دوائی تبدیل کرتے رہیں۔ پھل کی چنائی مکمل ہونے کے بعد پودے کے اوپر لگے اور زمین پر گرے ہوئے فروٹ اکٹھے کر کے زمین میں 3 فٹ گہرا دبا دیں اور پھل کی مکھی کے کیمیائی تدارک کیلئے GF-120 بحساب 500 ملی لٹر فی ایکڑ استعمال کریں۔ جب پھل کا سائز بڑھ جائے تو ٹرائی کلورفان کا 250 گرام فی 100 لٹر پانی سپرے کریں۔

❖ انار کی تتلی

یہ کیڑا اپنے لاروا حالت میں کونپلوں، نرم شاخوں، چھوٹے پھول اور پھل کو کھا کر نقصان کرتا ہے۔ اس کے تدارک کیلئے متاثرہ پھل کو اکٹھا کر کے ایک جگہ دبا دیں۔ لیمڈا سائی ہیلوتھرین یا سائپر میتھرین یا بائی فینتھرین میں سے کوئی ایک 250 ملی لٹر فی 100 لٹر پانی استعمال کریں۔

❖ سکیلز

انار کے پھل اور پتوں پر سکیل نمودار ہوتے ہیں۔ یہ کیڑا پتوں سے رس چوس کر شاخوں کو کمزور کرتا ہے جس سے انار کا پھل گرنا شروع ہو جاتا ہے۔ اس کے کنٹرول کیلئے کاربوسلفان 200 ملی لٹر یا میتھیڈ اتھیان 200 ملی لٹر یا ٹرائی ایزوفاس 350 ملی لٹر فی 100 لٹر پانی سپرے کریں۔

❖ سفید مکھی

یہ رس چوسنے والا چھوٹا سا سفید رنگ کا کیڑا ہے جو پتوں پر رسدار میٹھا مادہ خارج کرتا ہے۔ جس پر فنگس لگنے سے پتے کالے رنگ کے ہو جاتے ہیں۔ پودا کمزور ہو جاتا ہے اور پھول گرنا شروع ہو جاتے ہیں۔ کنٹرول کیلئے پائری پروکسی فن بحساب 400 ملی لٹر فی 100 لٹر پانی استعمال کریں۔

انار کے پھل کا پھٹنا، وجوہات اور اسکا ممکنہ تدارک

انار کے پودے کافی حد تک سخت سردی اور سخت گرمی برداشت کر سکتے ہیں۔ مگر دن اور رات کے درجہ حرارت میں تبدیلی اور بارش کے باعث پھل پھٹ جاتا ہے۔ پنجاب کے بیشتر علاقوں میں یہ مسئلہ اہم ہے۔ انار کی غلط اقسام کا چناؤ، ریتلی زمین، بارشوں کا زیادہ ہونا اور دن اور رات کا درجہ حرارت میں زیادہ فرق اس کی وجوہات ہیں۔ اس کے تدارک کے لئے انار کی ایسی اقسام کا انتخاب کریں جن میں جلد کے پھٹنے کی صلاحیت کے خلاف قوت مدافعت موجود ہو۔ پودے کے اوپر پھل بننے کے بعد زمین کو وتر حالت میں رکھیں۔ کھادوں کا متناسب استعمال کریں اور بورک ایسڈ بحساب 0.05%، پوٹاشیم نائٹریٹ 1% اور میگنیشیم سلفیٹ 1% کا سپرے کریں۔ علاوہ ازیں اگر پھل کے پھٹنے کی وجہ کوئی بیکٹیریل یا فنگل بیماری ہو تو سٹرپٹومائی سین سلفیٹ بحساب 0.50 گرام کاپر آکسی کلورائیڈ بحساب 3 گرام فی لٹر پانی ضرور سپرے کریں۔

انار کے باغات کی شاخ تراشی

انار کے باغات کی شاخ تراشی کرنا نہایت ہی ضروری عمل ہے۔ جو نہ صرف پیداواری لحاظ سے سودمند ہے۔ بلکہ بیماریوں اور کیڑوں سے بچاؤ کے لئے بھی کافی فائدہ مند ہے۔ شاخ تراشی کیلئے پھل کی چنائی کے بعد ستمبر واکتوبر میں سوکھی، بیمار، نئے شگوفے والی ٹہنیاں (واٹر شوٹ) جن پر پھل نہیں لگتا کاٹ کر 8-6 صحت مند، اور پھل دینے والے ٹہنے باقی چھوڑ دیں اور شاخ تراشی کا عمل پودے کی عمر 5 سال سے زیادہ ہونے پر کیا جاتا ہے۔

شاخ تراشی کے بعد پودوں کی بندھائی کرنی چاہیے جس سے نہ صرف ٹریکٹر باغات میں چلانے میں آسانی ہوتی ہے۔ بلکہ پودے کی شکل وشباہت کے ساتھ کیڑوں کے نقصانات سے بچاؤ کیلئے بھی ضروری ہے۔ بندھائی کے وقت اس بات کا خیال رکھیں کہ ایسی رسی استعمال کریں جو پودے کو رگڑ کر زخمی نہ کرے۔

پھل کی برداشت

انار کا پھل ورائٹی کے مطابق جب پک کر تیار ہو جاتا ہے۔ اس کا رنگ ہلکا پیلا ہو جاتا ہے جو پھل ابتدائی مرحلے میں لگتے ہیں۔ ان کا سائز نسبتاً بڑا ہوتا ہے۔ چنائی یکمشت کرنی چاہیئے جبکہ چنائی کے بعد فروٹ کو صحت اور سائز کے لحاظ سے مختلف درجات میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ تاکہ مارکیٹ میں اس کی مناسب قیمت حاصل کی جا سکے اور اس کی پیکنگ کو مناسب طریقے لکڑی یا گتے کے ڈبے میں وزن بحساب 8-6 کلوگرام فی ڈبہ کرنی چاہیئے۔ فروٹ رگڑ کھانے سے فروٹ کی کوالٹی خراب نہ ہو۔

کپاس کی گلابی سنڈی کا تدارک

ڈاکٹر عامر رسول، حبیب انور، ڈاکٹر سبین فاطمہ

نظامت اعلیٰ زراعت پیسٹ وارننگ اینڈ کوالٹی کنٹرول آف پیسٹیسائیڈز لاہور

گلابی سنڈی کپاس کا انتہائی خطرناک کیڑا ہے۔ شدید حملہ کی صورت میں کپاس کی پیداوار کم ہو جاتی ہے اور روئی کی کوالٹی بھی متاثر ہوتی ہے۔ اگر گلابی سنڈی کا بروقت تدارک نہ کیا جائے اور حملہ شدید ہو جائے تو کپاس کی فصل بری طرح ناکام ہو سکتی ہے۔

پہچان

بالغ: پروانے کا رنگ بھورا ہوتا ہے۔ اس کے اگلے پر نوکیلے اور پچھلے پر چوڑے ہوتے ہیں۔ اگلے پروں کے درمیان ایک کالا نشان اور لمبائی کے رخ کالے رنگ کی پٹی ہوتی ہے۔ اور پچھلے پروں کے پچھلے کناروں پر بال ہوتے ہیں۔

انڈے: انڈے باریک اور بیضوی شکل کے ہوتے ہیں۔ انڈے شگوفوں، کلیوں، ڈوڈیوں اور پھول کی پتیوں پر ہوتے ہیں۔ جو بہت چھوٹے ہوتے ہیں۔ ایک مادہ اپنی زندگی میں 100 تا 200 انڈے دیتی ہے۔ تازہ انڈے سفید ہوتے ہیں جو کہ بعد میں بھورے ہو جاتے ہیں۔

سنڈی: نوزائیدہ سنڈی سفید ہوتی ہے جس پر بعد میں گلابی رنگ کی دھاریاں رونما ہو جاتی ہے، سر گہرا بھورا ہوتا ہے۔

کویا یا پیوپا: سنڈی متاثرہ ٹینڈوں سے نکل کر زمین پر پڑے ہوئے پتوں کے نیچے ریشمی خول میں پیوپا یا کویا کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ اس حالت میں کیڑا نہ حرکت کرتا ہے اور نہ ہی کچھ کھاتا ہے۔

دورِ حیات

گلابی سنڈی کے دورِ حیات کی دو اقسام ہوتی ہیں۔

مختصر دورِ حیات

انڈے سے 3 تا 10 دن میں سنڈی نکل آتی ہے۔ سنڈی 8 تا 16 دن میں پیوپا بن جاتی ہے۔ پیوپے سے 6 تا 17 دن میں پروانے نکل آتے ہیں۔ پروانے 2 تا 21 دن تک زندہ رہ سکتے ہیں۔ اس طرح ایک دورِ حیات 20 تا 40 دن میں مکمل ہوتا ہے۔

طویل دورِ حیات

گلابی سنڈی اپریل سے نومبر تک کپاس میں پائی جاتی ہے۔ اکتوبر، نومبر میں آخری حالت کی سنڈی دو بیجوں کو جوڑ کر ڈبل سیڈ بناتی ہے اور اس میں 3 تا 5 ماہ تک زندہ رہتی ہے۔ جب موسم اس کے لیے سازگار ہو جاتا ہے تو یہ سنڈی پیوپا بن جاتی ہے اور اس سے پروانے نکلنا شروع ہو جاتے ہیں۔ مارچ اور اپریل میں پروانوں کی تعداد بہت زیادہ ہو جاتی ہے۔ اس دورِ حیات کو طویل دورِ حیات کہتے ہیں۔ اگر مارچ میں کپاس پر پھول اور ڈوڈیاں نہ ہوں تو انڈوں سے نکلنے والی سنڈیاں خوراک نہ ہونے کی وجہ سے مر جاتی ہیں۔ اور اس طرح مارچ میں نکلنے والے پروانوں کی نسل ختم ہو جاتی ہے۔ اسے خودکش نسل کہتے ہیں۔ لیکن دیر سے نکلنے والے پروانے کپاس میں ڈوڈی اور پھول حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں اور اس طرح گلابی سنڈی دوبارہ کپاس پر حملہ شروع کرتی ہے۔

نقصان

سنڈی پھولوں، ڈوڈیوں اور ٹینڈوں کو نقصان پہنچاتی ہے۔ حملہ شدہ ڈوڈیاں اور ٹینڈے اچھی طرح کھل نہیں پاتے اور حملہ شدہ پھول مدھانی نما شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ گلابی سنڈی پھول کے نر اور مادہ حصوں کو کھا جاتی ہے۔ نرم ٹینڈوں میں سنڈی داخل ہو کر بیج کو اندر ہی اندر کھاتی رہتی ہے۔ حملہ شدہ ٹینڈے جسامت میں چھوٹے رہ جاتے ہیں اور ٹھیک طرح کھل نہیں سکتے۔ چنائی مشکل ہو جاتی ہے۔ پھٹی کی کوالٹی بھی متاثر ہوتی ہے۔ شدید حملہ کی صورت میں کپاس کی فصل مکمل تباہ ہو جاتی ہے۔

موسمی حالات اور عوامل

معتدل درجہ حرارت اور مرطوب موسم میں گلابی سنڈی کی تعداد بڑھ جاتی ہے اور حملے کی شدت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

متبادل میزبان پودے

گلابی سنڈی کا کپاس کے علاوہ کوئی میزبان پودا نہیں ہے۔ سردی کا موسم یہ کپاس کی کھوکھڑی/ بچے کھچے ٹینڈوں، ڈبل بیج اور کچرے وغیرہ میں پائی جاتی ہے۔

مربوط طریقہ انسداد

- مدھانی نما پھول توڑ کر زمین میں دبا دیں
- اگیتی اور بے موسمی کپاس کی کاشت نہ کریں
- آخری چنائی کے بعد کھیتوں میں بھیڑ بکریاں چروائیں اور چھڑیوں پر موجود ہر قسم کی کھوکھڑی/ بچے کھچے ٹینڈے توڑ کر تلف کر دیں

- کپاس ختم ہونے کے بعد کھیتوں میں روٹاویٹر چلا دیں
- سردی کے موسم میں بچے کھچے ٹینڈے اور کھوکھڑی جلا دیں
- فروری اور مارچ میں کپاس کی چھڑیاں الٹ پلٹ کرتے رہیں، ڈھڑیوں کے نیچے سے کھوکھڑیاں اور ٹینڈے الگ کر کے جلا دیں
- سردیوں کے موسم میں جیننگ فیکٹریوں میں موجود تمام بقایا کچرا تلف کردیں یا جلا دیں
- مارچ تک بنولہ سے کھل بنانے کا عمل مکمل کر لیں
- مارچ تک کپاس کے بیج کو تیزاب لگا کر برا تار لیں اور اس میں موجود ڈبل سیڈ الگ کر کے تلف کر دیں۔ بیج کو ایک یا دو مرتبہ دھوپ لگوالیں
- اپینٹلس Apanteles SP اور ٹرائیکوگراما Trichogramma sp طفیلی کیڑے ہیں۔ بریکن Bracon spp.
- کرائی سوپا اور اسپیسن بگ اس کے شکاری کیڑے ہیں۔ ان کسان دوست کیڑوں کی افزائش کا خیال رکھنا چاہیے
- گلابی سنڈی کے حملے کا بروقت پتہ لگانے کے لئے ہفتہ میں دو بار کپاس کی فصل کی پیسٹ سکاؤٹنگ کریں۔
- مانیٹرنگ کے لئے گلابی سنڈی کے جنسی پھندے ایک تا دو فی ایکڑ اور کنٹرول کے لئے 9 تا 10 جنسی پھندے فی ایکڑ لگائیں اور ہر پندرہ روز کے وقفے سے فیرومون کیپسول تبدیل کریں یا لمبے عرصے والے فیرومون استعمال کریں۔
- اگر گلابی سنڈی کا حملہ نقصان کی معاشی حد (5 فی صد) سے بڑھ جائے تو محکمہ زراعت پیسٹ وارننگ کے افسران وعملہ کی مشاورت سے درج ذیل زہروں میں سے کسی ایک کا انتخاب کریں۔

نمبر شمار	نام زہریلی دوائی	مقدار فی ایکڑ
.1	لیمبڈا سائی ہیلوتھرین 2.5 ای سی	330 ملی لٹر
.2	ٹرائی ایزوفاس 40 ای سی	1000 ملی لٹر
.3	ڈیلٹا میتھرین +ٹرائی ایزوفاس 36 ای سی	500-600 ملی لٹر
.4	گیما سائی ہیلوتھرین 60 سی ایس	100 ملی لٹر
.5	بائی فینتھرین 10 ای سی	250 ملی لٹر
.6	سپنٹورام 120 ایس سی	100-120 ملی لٹر
.7	کلورنیٹرانیلی پرول+لیمبڈا سائی ہیلوتھرین 150 زی سی	160 ملی لٹر
.8	بیٹا سائی ہیلوتھرین+ٹرائی ایزوفاس 43.6٪ ای سی	400 ملی لٹر
.9	سائی انٹرانیلی پرول+لیوفینوران 40 ایس سی	80 ملی لٹر
.10	کلورپائریفاس+گیما سائی ہیلوتھرین 31 فیصد	750 ملی لٹر

مرچ کی کاشت

ماخوذ پیداواری منصوبہ مرچ 27-2026

وقتِ کاشت

پنجاب کے وسطی میدانی علاقوں میں مرچ کی نرسری کا بہترین وقت کاشت آخر اکتوبر تا شروع نومبر ہے۔ پنجاب کے جنوبی اور کچھ مغربی علاقوں میں سبز مرچ کے لئے کاشت ہونے والی فصل اکتوبر میں لگائی جاتی ہے۔ سرد پہاڑی علاقوں میں پنیری مارچ و اپریل میں کاشت ہوتی ہے۔ اٹک، چکوال اور میانوالی کے خشک پہاڑی علاقوں میں مارچ کے مہینے میں یہ پیاز کی فصل میں مخلوط طور پر بھی کاشت کی جاتی ہے۔ عام طور پر 37 ڈگری سینٹی گریڈ یا اس سے زیادہ درجہ حرارت پر مرچ کے پودے کو پھل نہیں لگتا۔ یہ فصل کورے اور شدید سردی کو بھی برداشت نہیں کرتی اس لئے اگیتی اور بے موسمی فصل حاصل کرنے کے لئے اس کی ٹنل کاشت رواج پا رہی ہے۔

مرچ کی اقسام

مارکیٹ میں مرچ کی مختلف عام اور ہائبرڈ اقسام دستیاب ہیں کاشتکار اقسام کا انتخاب کرتے وقت علاقائی موسمی حالات اور مارکیٹ کی ضرورت کو مدِ نظر رکھیں۔ نیز بیج صرف معیاری اور رجسٹرڈ سیڈ کمپنیوں سے خریدیں۔

شرح بیج

مرچ کا 120-110 گرام بیج ایک ایکڑ کی نرسری کے لئے کافی ہوتا ہے۔

نرسری کی تیاری

- نرسری کاشت کرنے سے تقریباً ڈیڑھ ماہ پہلے 20 تا 25 کلوگرام گوبر کی گلی سڑی کھاد اور 250 گرام یوریا فی مرلہ چھٹہ دے کر زمین میں اچھی طرح ملائیں اور پانی لگا دیں۔ وتر آنے پر زمین کو اچھی طرح تیار کر کے چھوڑ دیں۔ جڑی بوٹیاں اُگنے کے بعد دوبارہ گوڈی کریں اور زمین کو ہموار کر لیں
- ایک تا سوا مرلہ زمین ایک ایکڑ کی نرسری کے لئے چاہئیے۔ نرسری کاشت کرنے کے لئے چھوٹی کیاریاں (4×4 مربع فٹ) بنائیں۔ ان کیاریوں کی سطح عام کھیت سے اونچی اور ہموار ہونی چاہیے تا کہ پانی اور دوسری کھاد وغیرہ پودے کو یکساں میسر ہوں
- قطاروں کا باہمی فاصلہ 2 تا 3 انچ جبکہ پودوں کا باہمی فاصلہ پونا انچ رکھیں۔ بیج اس طرح لگائیں کہ اس کی گہرائی آدھا انچ ہونی چاہیے اور بیج کو بھل کی ہلکی سی تہہ سے ڈھانپ دیں۔

- کاشت کے بعد زمین کو سرکنڈہ یا پرالی وغیرہ سے ڈھانپ دیں اور فوارے سے اس طرح آبپاشی کریں کہ پانی کیاریوں میں کھڑا بھی نہ ہو اور نمی بھی برقرار رہے
- کھیت کے قریب اگر کیڑوں کے گھر ہوں تو ان کا فوراً سدباب کریں، کیڑوں کے انسداد کے لیے مناسب زہر پانی میں ملا کر کیاریوں کے اوپر چھڑکاؤ کریں
- اکتوبر کے آخری ہفتہ یا نومبر کے پہلے ہفتہ میں کاشتہ نرسری 10 تا 12 دنوں میں اُگ آتی ہے، اگاؤ کے فوراً بعد سرکنڈہ ہٹا دیں
- نرسری کو کورے سے بچانے کے لئے شمال مغربی جانب سے سرکنڈہ یا سرکیاں لگائی جائیں۔ اگر میسر ہو تو پلاسٹک کی شیٹ لگائیں۔ ہر روز شام کو شیٹ لگا دیں اور صبح نو دس بجے اتار دیں۔ اس مقصد کے لئے باریک سریئے کی 2.5 فٹ اونچی کمانیں بنا کر چھوٹی ٹنل (Tunnel) کی شکل بنا لیں اور اس کے اوپر پلاسٹک ڈالیں۔ شمال کی طرف سے پلاسٹک کا کنارہ مٹی میں دبا دیں اور جنوبی کنارہ کھلا رکھیں تا کہ پانی لگانے یا گوڈی وغیرہ کرتے وقت اسے اوپر اٹھایا جا سکے۔ رات کے وقت اس کنارے پر اینٹ وغیرہ رکھ کر اس کو بند کر دیں
- نرسری میں اگر بیماری کا حملہ نظر آئے تو اس کا پانی فوراً روک دیں اور بیمار اور مرجھائے ہوئے پودوں کو جڑ سے اکھاڑ کر کہیں گڑھے میں دبا دیں۔ جہاں سے پودے اکھاڑے جائیں وہاں پر اور ارد گرد سفارش کردہ پھپھوندی کش زہر کا سپرے کریں
- نرسری کا قد 2 انچ ہونے تک زمین وتر حالت میں رہے اور اِسکے بعد آبپاشی کا وقفہ حسب ضرورت بڑھا دیں
- اگر پودے کمزور ہوں تو نائٹروفاس کھاد 25 گرام فی کیاری (4×4 مربع فٹ) ڈالیں
- گوڈی اور جڑی بوٹیوں کی تلفی باقاعدگی سے کرنی چاہیے
- نرسری منتقل کرنے سے چند دن پہلے اس کا پانی روک دیا جائے تا کہ نرسری سخت جان ہو جائے
- پلاسٹک ٹریز میں کاشتہ نرسری زیادہ بہتر ہوتی ہے

کھیت کی تیاری

پہلے مٹی پلٹنے والا ہل چلائیں اور بعد میں دو دفعہ کلٹیویٹر چلا کر چھوڑ دیں۔ زمین کو ہموار کر لیں۔ کاشت سے تقریباً ڈیڑھ ماہ پہلے 8 تا 10 ٹن گوبر کی گلی سڑی کھاد فی ایکڑ کے حساب سے ڈالیں اور اس میں 20 کلوگرام یوریا ڈال کر پانی لگا دیں۔ وتر آنے پر ہل اور سہاگہ چلا کر چھوڑ دیں۔ اس سے جڑی بوٹیوں کی تلفی ہو جائے گی اور دھوپ لگنے سے زمین سے کئی بیماریوں کے جراثیم بھی ختم ہو جائیں گے۔

طریقہ کاشت

کاشت کے وقت زمین میں دو مرتبہ ہل چلا کر سہاگہ سے اچھی طرح ہموار کیا جائے کیونکہ کھیت کا ہموار ہونا بہت ضروری ہے۔ یہ بیماریوں کے حملے سے بچاؤ اور اچھی پیداوار حاصل کرنے کے لئے بہت مددگار ثابت ہوتا ہے۔ بہتر ہے کہ لیزر لینڈ لیولر استعمال کیا جائے۔ کاشت کے لئے کھاد ڈالنے کے بعد 75 سینٹی میٹر کے فاصلے پر کھیلیاں بنائی جائیں۔

کھادوں کا استعمال

کھادوں کا استعمال زمین کے تجزیہ کی بنا پر کریں تاہم اوسط زرخیز زمین میں مرچ کی فصل کے لئے کھادوں کا استعمال درج ذیل کے مطابق کریں۔

خوراکی اجزاء فی ایکڑ (کلوگرام)			مقدار کھاد فی ایکڑ (بوریوں میں)		
نائٹروجن	فاسفورس	پوٹاش	بوقت بوائی/منتقلی نرسری	ایک ماہ کے بعد	پھول بنتے وقت
58	23	25	ایک بوری ڈی اے پی+ایک بوری کیلشیم امونیم نائٹریٹ+ ایک بوری ایس او پی **یا** اڑھائی بوری ایس ایس پی (18%)+ ڈیڑھ بوری کیلشیم امونیم نائٹریٹ+ایک بوری ایس او پی **یا** سوا دو بوری نائٹروفاس+ایک بوری ایس او پی	ڈیڑھ بوری امونیم سلفیٹ **یا** پونی بوری یوریا	ڈیڑھ بوری امونیم سلفیٹ **یا** پونی بوری یوریا

نوٹ: ہر دو تا تین چنائیوں کے بعد آدھی بوری یوریا اور آدھی بوری ایس او پی فی ایکڑ استعمال کریں۔ مرچ کی ہائبرڈ اقسام کے لئے کھاد کی ضرورت مختلف ہو سکتی ہے لہٰذا کھاد کی مقدار کا تعین ان کی ضرورت کے مطابق کریں۔

نرسری کی منتقلی

آخر اکتوبر تا نومبر میں کاشتہ نرسری 10 تا 15 فروری تک جب کہر کا خطرہ ختم ہو جائے تو کھیت میں منتقل کر دیں۔ منتقلی کے وقت پودے 4 تا 5 انچ قد کے ہونے چاہئیں۔ جس وقت کھیت میں پودے منتقل کرنے ہوں اس سے 1 تا 3 گھنٹے پہلے نرسری کو اچھی طرح پانی لگا دیا جائے تا کہ پودے اکھاڑتے وقت ان کی جڑیں نہ ٹوٹیں۔ کھیت میں منتقل کرنے سے پہلے پودوں کو سفارش کردہ پھپھوندی کُش زہر بحساب 2 تا 3 گرام فی لٹر پانی کے محلول میں دس منٹ تک ڈبونا بہت ضروری ہے تا کہ پودوں کو ابتدائی بیماریوں سے بچایا جا سکے۔ پودوں کا باہمی فاصلہ 1.5 فٹ ہونا چاہیے۔

آبپاشی اور گوڈی

پہلے 3 پانی 7 دن کے وقفہ سے لگائیں اور اس کے بعد پانی کا وقفہ بڑھایا جاسکتا ہے۔ بوائی کے تقریباً ڈیڑھ ماہ بعد نائٹروجنی کھاد کی دوسری قسط کھیلیوں میں بکھیر کر اچھی طرح سے گوڈی کر کے پودوں کے گرد مٹی چڑھا دی جائے تاکہ پودوں تک پانی براہ راست نہ پہنچ سکے بلکہ انہیں صرف نمی پہنچے اس طرح مٹی چڑھانے سے پودے گرنے سے بچ جائیں گے اور ان کی نشو ونما اچھی ہوگی۔ ان دنوں بارشوں اور آندھی وغیرہ کا اندیشہ بھی زیادہ ہوتا ہے اس لئے مٹی چڑھانے میں دیر بالکل نہیں کرنی چاہیے۔ ہر دو چنائی کے بعد نائٹروجن کھاد کی مناسب مقدار ڈالی جائے۔ پھل بننے کے وقت پانی کی کمی نہیں ہونی چاہیے وگرنہ پھل بننے کا عمل متاثر ہوگا۔

نوٹ: اگر کسی پودے پر بیماری کا حملہ نظر آئے تو اسے فوراً جڑ سے اُکھاڑ کر کسی گڑھے وغیرہ میں دبا دیا جائے جہاں سے یہ پودا اُکھاڑا جائے وہاں بھی صاف مٹی لگا دی جائے تاکہ بیماری کا پھیلاؤ نہ ہو سکے۔

جڑی بوٹیوں کا انسداد

مرچ کی جڑی بوٹیوں میں اٹ سٹ، سوانکی، مدھانہ، ڈیلہ، چولائی، تاندلہ اور لمب گھاس وغیرہ شامل ہیں۔ وتر زمین میں پہلے مٹی پلٹنے والا ہل چلا کر بعد میں دو دفعہ کلٹیویٹر چلا کر کھلا چھوڑ دیں۔ اس طرح پنیری کی منتقلی سے پہلے جڑی بوٹیوں کو زمین کی آخری تیاری پر ختم کیا جاسکتا ہے۔ پنیری کی منتقلی کے بعد گوڈی اور نالائی کے ذریعے سے بھی جڑی بوٹیوں کو تلف کیا جاسکتا ہے۔ جڑی بوٹیوں کے تدارک کے لئے سیاہ پلاسٹک کی شیٹ سے Mulching بھی کی جاتی ہے۔

چنائی و سنبھال

سرخ مرچ کی چنائی عام طور پر مئی کے آخر یا جون کے شروع میں اور دوسری چنائی جولائی میں ہوتی ہے۔ چنائی کے وقت مرچ اچھی طرح پکی ہوئی ہو اور اس کا رنگ بھی پورا سرخ ہو چکا ہو۔ چنائی کے بعد مرچوں کو خشک و صاف چٹائی پر یکساں طور پر بکھیر دیا جائے۔ دو تین دن سائے میں رکھیں پھر دُھوپ میں سکھائیں۔ بارش یا آندھی وغیرہ کی صورت میں مرچوں کو اکٹھا کر کے ترپال وغیرہ سے ڈھانپ دیا جائے۔ مرچوں کو پوری طرح خشک کرنے کے بعد سٹور کرنا چاہیے اور ان کے اندر نمی کی مقدار 6 تا 8 فی صد سے زیادہ نہیں ہونی چاہیئے وگرنہ نمی کی وجہ سے سٹوریج کے دوران ان کی رنگت تبدیل ہو جائے گی جس سے اس کی کوالٹی بھی متاثر ہوگی اور قیمت بھی کم ملے گی۔ علاوہ ازیں خشک مرچ کو ذخیرہ کرنے کے لئے اگر ممکن ہو تو ہرمیٹک کوکون (Hermatic cocoon) و ہرمیٹک بیگ (Hermatic bag) استعمال کریں۔ اس میں فیومیگیشن کی ضرورت نہیں ہوتی اور جنس کو لمبے عرصے تک محفوظ رکھا جاسکتا ہے۔

خزاں کی لشکری سنڈی

ڈاکٹر عامر رسول، حبیب انور، ڈاکٹر سبین فاطمہ

نظامت اعلیٰ زراعت پیسٹ وارننگ اینڈ کوالٹی کنٹرول آف پیسٹیسائیڈز لاہور

یہ کیڑا لشکری سنڈی کی ایک نسل ہے جو ابتدائی طور پر امریکہ سے رپورٹ ہوا۔ یہ Noctuidae خاندان اور لے پیڈو پٹرا گروہ سے تعلق رکھتا ہے۔ اپنی نسل بڑی تیزی سے بڑھانے کی صلاحیت رکھتا ہے اور اس کا پروانہ لمبے فاصلے تک پرواز کرسکتا ہے۔ یہ کیڑا ایک سیزن کے اندر کئی نسلیں تیار کرسکتا ہے۔ یہ کیڑا ابنیادی طور پر مکئی کی فصل کو زیادہ پسند کرتا ہے لہذا غذائی تحفظ کے لئے ایک بڑا خطرہ ہے۔

پہچان

مادہ گچھوں کی شکل میں انڈے دیتی ہے جس میں سینکڑوں چھوٹی چھوٹی سنڈیاں نکلتی ہیں۔ پروانے کے اگلے دو پر مٹیالے رنگ جبکہ پچھلے دونوں پر سفید رنگ کے ہوتے ہیں۔ اس کی سنڈی کے سر پر الٹا Y ہوتا ہے جبکہ جسم کے تمام سیگمینٹس پر منحرف مربع نما ترتیب میں چار چار نشانات ہوتے ہیں جو کہ پچھلے حصہ پر مربع شکل اختیار کئے ہوئے ہوتے ہیں۔

دوران زندگی

کیڑا اپنا دوران زندگی چار حالتوں میں مکمل کرتا ہے۔ انڈا، سنڈی، پیوپا اور پروانہ۔ دورانِ زندگی چار سے پانچ ہفتوں پر محیط ہوتا ہے۔ ایک سال کے اندر تقریباً 8 سے 10 نسلیں ہوتی ہیں۔

نقصان

سنڈی نکلنے کے بعد پتوں کو چھلنی کر دیتی ہے اور مرکزی کونپل اور چھوٹی چھلیوں کو نقصان پہنچاتی ہے۔

موسمی حالات اور عوامل

اگر درجہ حرارت 22ڈگری سے زیادہ اور 28ڈگری سے کم ہو تو اسکی افزائش نسل بہت زیادہ ہو جاتی ہے۔

متبادل میزبان پودے

جوار، باجرہ، کپاس، آلو، دھان، سبزیاں وغیرہ

مربوط طریقہ انسداد

- ہفتہ میں دو بار کھیت کی پیسٹ سکاؤٹنگ کریں۔
- کھیت سے پرانی فصل کی باقیات تلف کریں۔
- زمین کی تیاری کے وقت گہرا ہل چلائیں تاکہ پرندے اور دوسرے قدرتی کسان دوست عوامل انہیں ختم کر دیں۔
- کھیت سے متبادل میزبان پودوں اور جڑی بوٹیوں کو تلف کر دیں۔
- انڈوں کے گچھوں اور چھوٹی سنڈیوں کو ہاتھوں سے مسل کر تلف کر دیں۔ جبکہ بڑی سنڈیوں کو جمع کر کے تلف کر دیں۔
- فال آرمی ورم کے حملے سے متاثرہ فصل کے قریب مکئی اور جوار کاشت نہ کریں۔
- چونکہ سنڈیاں کونپل میں ہوتی ہیں لہٰذا سنڈیوں کے خلاف سپرے اوپر سے قطاروں میں مکئی کی کونپل اور گاچا میں کیا جائے۔ بعض اوقات اس کیڑے پر کنٹرول حاصل کرنے کیلئے دوبارہ سپرے بھی کرنا پڑ سکتا ہے لیکن اس صورتحال میں ایک ہی گروپ یا ایک ہی زہر کو بار بار نہ دہرائیں ورنہ کیڑے میں اس گروپ یا زہر کے خلاف قوت مدافعت پیدا ہو سکتی ہے۔

- فائدہ مند کسان دوست کیڑے ٹیلی نومس ریمس، ٹرائیکوگراما، کوٹیسیا مارگینیونٹرس، چیلونس تکسانس، گراؤنڈ بیٹل اور سپائنڈ سولجر بگ کی وسیع پیمانے پر افزائش کے بعد مکئی کی فصل میں چھوڑیں یا ان کے انڈوں والے کارڈ لگائیں تاکہ ان کی تعداد میں اضافہ ہو۔

سپائنڈ سولجر بگ سنڈی کو کھاتے ہوئے

- کیمیکل کنٹرول کیلئے درج ذیل زہریں استعمال کی جاسکتی ہیں

نمبر شمار	نام زہریلی دوائی	مقدار فی ایکڑ
.1	سپائنوژام 120ایس سی	100ملی لٹر
.2	ایمامیکٹن بینزوایٹ + لیوفینوران 3٪ ایس سی	400ملی لٹر
.3	کلورینٹرانیلی پرول 200ایس سی	100ملی لٹر
.4	ٹیٹرانیلی پرول 200ایس سی	100ملی لٹر
.5	فپرونل+ایمامیکٹن بینزوایٹ 0.35٪ جی	8 کلوگرام
.6	کلورینٹرانیلی پرول + ایمامیکٹن بینزوایٹ ٪16 ڈبلیوڈی جی	100 گرام
.7	کلورینٹرانیلی پرول + ایمامیکٹن بینزوایٹ 0.26٪ جی	8 کلوگرام
.8	ٹیٹرانیلی پرول200ایس سی	100ملی لٹر
.9	بہتر نتائج کے حصول کے لیے ٹی جیٹ نوزل یا سولڈ کون نوزل استعمال کریں اور فصل کی ایک ایک قطار کو سپرے کریں تاکہ کونپل میں چھپی ہوئی سنڈی تک زہر پہنچ سکے اور سپرے صبح یا شام کے وقت کریں۔	

نباتاتی بڑھوتری کا مرحلہ اور آم کے باغات کی نگہداشت

نویدہ انجم، محمد عقیل فیروز، ڈاکٹر آصف الرحمٰن، عابد حمید خان، سدرہ کرن، سید انعام اللہ بخاری، راحت بتول، زینت کنول، کائنات زہرا

مینگو ریسرچ انسٹیٹیوٹ، ملتان

صوبہ پنجاب میں ایک وسیع رقبہ پر موجود آم کے باغات نا صرف ہمارے باغبانوں کی معیشت کا محور ہیں بلکہ یہ قیمتی زرمبادلہ کمانے کے ایک بڑا ذریعہ بھی ہیں۔ اگست تا اکتوبر کا دورانیہ آم کے باغات میں پھل کی برداشت کے اختتام اور اگلے سال کی پیداوار کے حصول کو یقینی بنانے میں ایک اہم مرحلہ کی حیثیت رکھتا ہے جس میں پودے نباتاتی بڑھوتری کے ساتھ جڑوں کی نشوونما بھی مکمل کرتے ہیں۔ آم کے پیداواری چکر کے اس اہم مرحلہ پر باغ میں کئے جانے والے ہر انتظامی عمل کا مقصد درختوں کی صحت کی بحالی کے ساتھ متوازن بڑھوتری اور آئندہ سال کی ایک بھرپور اور معیاری پیداوار کو یقینی بنانا ہی ہوتا ہے۔ اس مرحلہ پر بذریعہ چھلائی یا روٹاویٹر کے استعمال

سے آم کے باغ میں اگی جڑی بوٹیوں کی تلفی کے ساتھ غذائی عناصر کی فراہمی، پودوں کی شاخ تراشی اور نئی نباتاتی بڑھوتری کا تحفظ کلیدی عوامل ہیں جن سے مکمل آگاہی انتہائی ضروری ہے۔

آم کے باغات میں کھادوں کا استعمال

آم کا پودا سال بھر میں مختلف مراحل سے گزرنے کے بعد پھل دینے کے قابل ہوتا ہے۔ ان مراحل میں نئی منزلوں کا نکلنا، ان کا پختہ ہونا، ان منزلوں کی بڈ انڈکشن، پھولوں کا نکلنا اور پھر ان پھولوں کا پھل میں تبدیل ہونا زیادہ اہمیت کے حامل ہیں۔ ان میں سے کسی بھی مرحلہ کی ناکامی براہ راست پیداوار پر منفی اثرات مرتب کرتی ہے۔ آم کے پودے کے یہ سارے عوامل انتہائی

حساس ہیں۔ کھاد کی بروقت اور صحیح مقدار اچھی پیداوار کی ضامن ہے جبکہ بے وقت یا غیر ضروری دی جانے والی کھاد پودے کی پیداوار میں کمی کا باعث بھی بن سکتی ہے۔ عناصر کبیرہ (نائٹروجن، فاسفورس اور پوٹاش) زمین میں دیے جاتے زمین میں دیے جاتے ہیں جبکہ عناصر صغیرہ بوران، زنک، آئرن، میگانیز اور کاپر وغیرہ زمین میں ملا کریا پتوں پر سپرے کے ذریعے پودوں کو مہیا کئے جاتے ہیں۔

آم کے بڑے اور چھوٹے پودوں کی غذائی ضروریات کی مقدار اور فراہمی کا وقت مختلف ہوتا ہے۔ عموماً ان غذائی اجزاء کی مطلوبہ مقدار کا تعین پودوں کی عمومی صحت، اس کی جسامت اور اس سال کی پیداوار کو مدنظر رکھ کر ہی کیا جاتا ہے۔ تاہم تقریباً پندرہ سال یا اس سے زائد عمر کے ایک صحت مند اور پھلدار پودے کو سالانہ 1500 گرام نائٹروجن، 1000 گرام فاسفورس اور 1000 گرام پوٹاش کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان غذائی عناصر کی فراہمی کے لئے مختلف کھادیں استعمال کی جاتی ہیں جن کی مقدار کا تعین اس کھاد میں موجود مختلف عناصر کی شرح کو مدنظر رکھ کر ہی کیا جاسکتا ہے۔ البتہ ان غذائی ضروریات میں سے 70 فیصد نائٹروجن کے ساتھ فاسفورس کی مکمل اور پوٹاش کی آدھی مقدار پودے کو بعد از برداشت مہیا کی جاتی ہیں جبکہ بقیہ نائٹروجن پھول نکلنے سے قبل پودوں کو خوابیدگی سے بیدار کرنے کے لئے فروری میں پودوں کو ڈالی جاتی ہے۔ نیز پوٹاش کی بقیہ آدھی مقدار پھل بننے کے مرحلے پر ڈالی جاتی ہے تاکہ پھل کا سائز بہتر ہو سکے۔

البتہ وسط اگست کے بعد پکنے والی آم کی لیٹ اقسام میں بعد از برداشت نائٹروجنی کھاد نہ ڈالیں بلکہ نائٹروجن کی آدھی مقدار بور نکلنے پر اور بقیہ آدھی مقدار پھل بننے کے مرحلہ پر ڈالی جائے۔ اگر پودے پر بعد از برداشت نئی منزلیں موجود ہیں تو نائٹروجنی کھاد کی مقدار میں کمی کی

جاسکتی ہے لیکن فاسفورس اور پوٹاش کا استعمال تجویز کردہ مقدار میں ہی کیا جائے کیونکہ ان عناصر کی کمی اگلے سال پھل کی پیداوار پر منفی اثرات مرتب کرتی ہے۔ اس کے علاوہ زمین کی زرخیزی اور خاصیت کو بہتر بنانے کے لئے 75 کلوگرام گوبر کی گلی سڑی کھاد فی پودا نومبر، دسمبر میں ڈالی جائے تاکہ زمینی عناصر پودوں کو ڈالی گئی کیمیائی کھاد کو اچھی طرح جذب کر کے پودوں کی جڑوں کو باآسانی فراہم کرسکیں۔ عناصر صغیرہ میں زنک، آئرن اور کاپر 200 گرام فی 100 لٹر پانی میں حل کر کے نباتاتی بڑھوتری کے دوران پتوں پر سپرے کی شکل میں مہیا کیے جاتے ہیں جب کہ بورک ایسڈ کی شکل میں بوران 80 گرام فی 100 لٹر پانی میں حل کر کے نباتاتی بڑھوتری کے دوران پتوں پر سپرے کیا جاتا ہے۔ یاد رہے کہ 100 لٹر پانی سے تقریباً 8 پھلدار درخت سپرے کئے جاسکتے ہیں۔ البتہ ان عناصر صغیرہ کے زمینی استعمال کے لئے کاپر سلفیٹ، مینگانیز سلفیٹ، فیرس سلفیٹ، بریکس اور زنک سلفیٹ میں سے ہر ایک کی مقدار 200 گرام فی پودا تجویز کی جاتی ہے تاکہ عمدہ اور معیاری پھل کا حصول ممکن ہو سکے۔

شاخ تراشی

آم کے باغات میں پودوں کی شاخ تراشی درج ذیل مقاصد کو مدنظر رکھ کر کی جاتی ہے۔

- پودوں کی جسامت، قد و پھیلاؤ کو ایک مخصوص حد تک رکھنا
- درختوں کے اندر سورج کی روشنی اور ہوا کے مناسب گزر کو یقینی بنانا
- پرانے درختوں کو دوبارہ ثمر آور بنانا
- شاخوں اور جڑوں میں توازن پیدا کرنا
- نقصان دہ کیڑوں اور بیماریوں کے ممکنہ حملہ کو کم کرنا

کانٹ چھانٹ کے اس عمل میں بنیادی طور پر بیمار، خشک، آپس میں الجھی ہوئی اور زمین کو چھونے والی شاخوں کو کاٹا جاتا ہے۔ یہ بات ضروری ہے کہ شاخ تراشی سے پہلے باغات کی آبپاشی کی جائے تاکہ پودے اپنے اندر پانی کے توازن کو بہتر کرلیں اور زمین بھی نمدار ہوجائے۔ شاخ تراشی کے لئے ہمیشہ آری اور تیز دھار آلات استعمال کیے جائیں۔ اس مقصد کے لئے کلہاڑی کا استعمال ہرگز نہ کریں۔ بڑی شاخوں کو ہمیشہ ترچھا یعنی لکھنے والی قلم کی شکل میں کاٹا جائے اور کٹائی کرنے کے بعد ان پر بورڈو پیسٹ (1:1:10) لگانا ضروری ہے. پودوں کی کٹائی مکمل ہونے پر کاپر والی پھپھوندکش زہر مثلاً کاپر آکسی کلورائیڈ یا کاپر ہائیڈروآکسائیڈ بحساب 250 گرام فی 100 لٹر پانی سپرے کر دیا جائے۔ نیز دیگر پھپھوندکش زہروں سے کسی ایک کا انتخاب زرعی ماہرین کی مشاورت سے کیا جاسکتا ہے۔ پودوں کی باقاعدہ کانٹ چھانٹ سے نا صرف پھل کی کوالٹی عمدہ ہوتی ہے بلکہ ہرسال آم کی بھرپور پیداوار لی جاسکتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ پودے مسلسل جوان رہتے ہیں اور ایک لمبے عرصے تک اپنے مالک کا ساتھ نبھاتے ہیں۔

نئی نباتاتی بڑھوتری کا تحفظ

آم کے زیادہ تر باغات میں پھل کی برداشت مکمل ہونے کے بعد نباتاتی بڑھوتری کا عمل اس وقت جاری ہے۔ اگرچہ یہ نباتاتی بڑھوتری کچھ حد تک پھل کی نشوونما کے دوران بھی جاری رہتی ہے تاہم آم کی زیادہ تر اقسام میں پھل کی توڑائی کے بعد نئی منزلیں ہی درحقیقت آم میں اگلے سال متوقع پھل کو یقینی بنانے میں کلیدی کردار ادا کرتی ہیں۔ اس نئی نباتاتی بڑھوتری پر جہاں مختلف اقسام کی سنڈیاں حملہ آور ہوکر پتوں کو نقصان پہنچاتی ہیں وہیں آم کا تیلہ بھی شدت کے ساتھ حملہ آور ہوکر ان نئی منزلوں کو ناقابل تلافی نقصان پہنچاتا ہے۔

آم کے تیلہ بھی ایسے باغات میں وبائی شکل اختیار کر رہا ہے جہاں اس نقصان دہ کیڑے کے کنٹرول کے لئے مئی جون میں دوپہر کے وقت درختوں کے تنوں پر مناسب کیڑے مار زہر کا سپرے نہیں کیا گیا۔ موجودہ موسمی حالات بھی ایسے نقصان دہ کیڑوں کی افزائش کے لئے انتہائی معاون ثابت ہو رہے ہیں۔ اگرچہ پھل توڑنے کے بعد مجوزہ شاخ تراشی، کھادوں کے استعمال اور آبپاشی ضروری ہے اس کے ساتھ نئی منزلوں کا نقصان دہ کیڑوں اور بیماریوں سے تحفظ بھی انتہائی اہم ہے لیکن باغبان آم کے درختوں پر نئی منزلوں اور نکلنے والے پتوں کا بغور جائزہ لیں اور کیڑوں یا بیماریوں کے حملہ کی صورت میں صورتحال کے مطابق زرعی ادویات کا استعمال کریں۔ زمین میں موجود آم کی گدھیڑی کے انڈوں کی تلفی کے لئے پودوں کے گھیرے میں ہلکی گوڈی انتہائی موثر ثابت ہوگی۔ البتہ آم کے تیلے کے حملے کی صورت میں ڈائی نوٹی فیوران 50 گرام یا کلوتھیانیڈن 125 ملی لٹر فی 100 لٹر پانی کا سپرے کریں۔ اسی طرح مختلف اقسام کی سنڈیوں کے تدارک کے لئے ٹرائی ایزوفاس 200 ملی لٹر یا کلورانٹرانیلی پرول 30 ملی لٹر یا فلوبینڈامائیڈ 25 ملی لٹر فی 100 لٹر پانی سپرے کریں۔ مذکورہ کسی بھی کیڑے مار زہر کے ساتھ بیماریوں کے خلاف پھپھوندکش زہر کو بھی ملا کر سپرے کیا جاسکتا ہے۔ یاد رہے ان نئی منزلوں کے تحفظ میں کسی بھی قسم کی کوتاہی اگلے سال پھل کی کمی کا موجب بن سکتی ہے۔ لہذا ضروری ہے کہ تحفظ بناتات کے لئے بروقت حکمت عملی اپنائی جائے۔

ستمبر کیلنڈر 2026

	ماہ	نشوونما کا مرحلہ	کاشتی اُمور	کھادیں	آبپاشی	تحفظ نباتات	پیشگی اقدامات
امرود	ستمبر	پودوں پر نئے پھولوں کی آمد، پھل کی برداشت جاری	نئے لگائے گئے پودوں کو پانی کی کمی نہ آنے دیں۔	اگر گوبر اور غیر نامیاتی کھادیں اگست میں نہ ڈالی گئی ہوں تو اس ماہ میں ڈال دیں۔	15 دن کے وقفے سے آبپاشی جاری رکھیں۔	پھل کی مکھی کے خلاف جنسی پھندے لگانے کا عمل جاری رکھیں	-
ترشاوہ	ستمبر	پھل کی بڑھوتری کا عمل جاری اور نئے شگوفے نکلنا -	کچے گلے ختم کریں پیوند کاری کا عمل جاری رکھیں۔ نئے پودے لگانے سے پہلے کھیت کے اوپر کی مٹی، بھل اور گوبر کی گلی سڑی کھاد سے گڑھا بھر دیں اور ان کی نسبت 1:1:1 رکھیں۔ بعد میں پانی لگا کر ہموار کر دیں۔ پھل کو پکنے سے پہلے گرنے سے روکنے کے لیے 2,4-D10ppm (فی ایکڑ 5 گرام 2,4-D، 500 لٹر پانی میں) پھل توڑنے سے دو ماہ پہلے سپرے کریں۔ پلانوفکس 2.5 فی لٹر پانی میں ملا کر سپرے کریں۔	نائٹروجن کی تیسری قسط اگر نہ ڈالی ہو تو ماہ ستمبر میں ڈال دیں۔ مٹھے کو 1 کلو یوریا فی پودا ڈالیں	15 دن کے وقفہ سے آبپاشی کریں۔	کیڑے اور بیماریوں کی شدت کا معائنہ کرنے کے بعد ان کا تدارک کریں۔	-
آم	ستمبر	پچھیتی اقسام کے پھل کی برداشت کرنے کا عمل۔	شاخ تراشی جاری رکھیں۔ نئے پودے لگائیں اور ناغے پُر کریں۔	-	ایک آبپاشی ضرور کریں۔	تیلے اور جوؤں (Scale) کے خلاف سپرے ضرورت کے مطابق کریں۔ چھال کی بیماری اور منہ سڑی کے خلاف سپرے کریں۔	جڑی بوٹی مار زہروں کا انتظام کریں ۔ چھوٹے پودوں کو کورے سے بچانے کے انتظامات کریں۔
کھجور	ستمبر		کھجور کے زیر بچہ کو پودوں سے علیحدہ کر کے نرسری میں لگائیں نئے پودے لگائیں باغات کی کانٹ چھانٹ کریں۔ تیز دھار سبل کا انتہائی ماہرانہ انداز میں استعمال کریں	-	آبپاشی جاری رکھیں	-	-
انگور	ستمبر	اس ماہ پودے کی نباتاتی نشوونما جاری رہتی ہے۔	قطاروں کے درمیان جڑی بوٹیوں کو تلف کریں۔ پودے کے پہلے بازو سے نیچے تنے پر نکلنے والی شاخوں کو کاٹ دیں۔ نئے باغ لگانے کا کام مکمل کریں۔		موسم کی نوعیت، بارش اور زمینی ساخت کے تحت آبپاشی کریں۔	برسات میں سنڈی کا حملہ ہو سکتا ہے۔ اس کے تدارک کیلئے ایما میکٹن کا سپرے کریں۔ بیماری کے حملہ سے بچنے کیلئے تھائیو فنیٹ میتھائل یا پروپی نیب کا سپرے حفاظتی طور پر کریں۔	

یکم تا 15 ستمبر 2026

زرعی سفارشات

زرعی سفارشات

عبدالحمید، ڈائریکٹر جنرل زراعت (توسیع واڈپٹو ریسرچ) پنجاب، لاہور

کپاس

مون سون بارشوں کے بعد کپاس کی دیکھ بھال

مون سون بارشوں کے نتیجے میں جڑی بوٹیوں کی کثرت ہو جاتی ہے لہٰذا فوری تلفی کو یقینی بنائیں۔ کپاس میں موجود اضافی پانی کے فوری نکاس کا انتظام کریں تاکہ مرجھاؤ (wilting) سے فصل بچ جائے۔ بارشوں کے بعد ضرورت کے مطابق پودے کو نائٹروجن اور دوسرے غذائی عناصر فوری طور پر مہیا کریں تاکہ فصل کی پیداواری صلاحیت میں خاطر خواہ اضافہ ہو سکے۔ بارشوں کے بعد اگر فصل زیادہ بڑھوتری کی طرف مائل ہو تو میپی کواٹ کلورائیڈ بحساب 80 تا 100 ملی لٹر فی ایکڑ سپرے کریں۔

نقصان دہ کیڑوں کا مربوط انسداد

❖ **گلابی سنڈی (Pink Bollworm)**

گلابی سنڈی کے حملے کا بروقت پتہ لگانے کے لئے ہفتے میں دو بار کپاس کی فصل کی پیسٹ سکاؤٹنگ کریں۔ مانیٹرنگ کے لئے گلابی سنڈی کے جنسی پھندے 1 تا 2 فی ایکڑ اور کنٹرول کے لئے 9 تا 12 پھندے فی ایکڑ لگائیں اور ہر 15 دن کے وقفے سے فیرومون کیپسول کو تبدیل کریں یا لمبے عرصے والے فیرومون استعمال کریں۔ اگر حملہ نقصان کی معاشی حد سے زیادہ ہو تو محکمہ زراعت (توسیع) یا پیسٹ وارننگ کے عملہ کے مشورہ سے سفارش کردہ زرعی زہریں استعمال کریں۔

❖ **کپاس کی سفید مکھی (Whitefly)**

کپاس کے کھیتوں اور اسکے ارد گرد جڑی بوٹیوں کا خاتمہ کریں۔ نائٹروجنی کھادوں کا استعمال فصل کی ضرورت کے مطابق کریں۔ فصل کو پانی کی کمی یا زیادتی سے بچائیں اور فصل کی ضرورت اور موسمی حالات کے مطابق آبپاشی کریں۔ ہفتے میں 2 مرتبہ پیسٹ سکاؤٹنگ کریں جبکہ زہر پاشی کیڑوں کی معاشی نقصان کی حد پر ہی کریں۔ متبادل میزبان فصلات مثلاً بینگن، کھیرا، کدو، مرچ، بھنڈی اور تل وغیرہ پر باقاعدگی سے پیسٹ سکاؤٹنگ کریں اور ان فصلات پر بھی سفید مکھی کا بروقت تدارک کیا جا سکے۔ سفارش کردہ زرعی زہروں کا استعمال مناسب وقت، مقدار اور سپرے کے مروجہ طریقہ سے کریں۔ ایک ہی کیمسٹری کی زرعی زہروں کے بار بار استعمال سے گریز کریں۔ سپرے کی مناسب کوریج کو یقینی بنائیں (ترجیحاً پاور اسپریئر کا استعمال کریں)۔ سپرے کے لیے اچھی کوالٹی کی ہولوکون نوزل کا استعمال کریں۔ زرعی زہروں کا سپرے ترجیحاً شام کے وقت کریں۔ اگر حملہ نقصان کی معاشی حد سے زیادہ ہو تو محکمہ زراعت (توسیع) یا پیسٹ وارننگ کے عملہ کے مشورہ سے سفارش کردہ زرعی زہریں استعمال کریں۔

❖ **کپاس کی ملی بگ (Mealy Bug)**

ملی بگ کے حملے کا بروقت پتہ لگانے کے لئے ہفتے میں باقاعدگی سے پیسٹ سکاؤٹنگ کریں۔ ملی بگ کے کھیت اور کھالوں کے ارد گرد جڑی بوٹیوں خاص طور پر اٹ سٹ، کنگی بوٹی، ہزاردانی اور اکسن وغیرہ کو تلف کریں۔ فصل کو پانی کی کمی سے بچائیں اور متاثرہ فصل سے صحت مند فصل میں ورکرز کے مسلسل داخلے سے گریز کریں۔ حملہ شدہ پودوں پر سفارش کردہ زرعی زہروں کا سپرے متاثرہ ٹکڑیوں/فصل پر کریں۔ متاثرہ ٹکڑیوں کی نشاندہی کریں تاکہ ان ٹکڑیوں پر مسلسل دو سپرے کیے جا سکیں۔ سپرے مکسچر میں سرفیکٹنٹس کا استعمال ملی بگ کے خلاف کیمیائی کنٹرول کی کارکردگی کو بڑھاتا ہے۔ اگر حملہ نقصان کی معاشی حد سے زیادہ ہو تو محکمہ زراعت (توسیع) یا پیسٹ وارننگ کے عملہ کے مشورہ سے سفارش کردہ زرعی زہریں استعمال کریں۔

❖ **چست تیلہ (Jassid)**

بارشوں کے بعد ہوا میں نمی کا تناسب بڑھ جاتا ہے جس سے سبز تیلہ کے حملہ کا خطرہ بھی زیادہ ہوتا ہے لہٰذا فصل کی باقاعدگی سے پیسٹ سکاؤٹنگ کریں۔ سبز تیلہ کی تعداد اگر ایک فی پتا یا اس سے زیادہ ہو تو محکمہ زراعت کے مقامی عملہ کے مشورہ سے مناسب زہروں کا سپرے کریں۔ ایک ہی کیمسٹری کی زرعی زہروں کے بار بار استعمال سے گریز کریں۔ دوست کیڑوں کے تحفظ کے لیے محفوظ کیمسٹری کی زرعی زہروں کا انتخاب کریں۔ سپرے سے پہلے سپرے مشین کی جانچ پڑتال مکمل کریں اور ہالوکون نوزل استعمال کریں۔ اگر حملہ نقصان کی معاشی حد سے زیادہ ہو تو محکمہ زراعت (توسیع) یا پیسٹ وارننگ کے عملہ کے مشورہ سے سفارش کردہ زرعی زہریں استعمال کریں۔

❖ **کپاس کا پتہ مروڑ وائرس (CLCuV)**

اس بیماری کی وجہ سے پتوں کی رگیں پھول جاتی ہے، پتے عام طور پر اوپر کی طرف اور نیچے کی طرف مڑ جاتے ہیں اور شدید حملہ کی صورت میں نچلی سطح پر چھوٹے پتے نمودار ہو جاتے ہیں۔ اس سال کپاس کی فصل پر وائرس کے اثرات زیادہ مشاہدہ میں آرہے ہیں۔ باغات، کھالوں اور وٹوں پر اگی ہوئی جڑی بوٹیاں تلف کریں۔ پتہ مڑ وائرس سفید مکھی کے ذریعے بہت جلد پھیلتا

ہے لہذا اس کے انسداد کے لیے مختلف کیڑے مار زہروں کے ساتھ ساتھ حیاتیاتی انسداد کو بھی زیادہ سے زیادہ بروئے کار لا کر فصل کے دوست کیڑوں کو زیادہ سے زیادہ بڑھائیں۔ صحت مند فصل ہی بیماری کا بہتر مقابلہ کر سکتی ہے۔ اس لیے کپاس کی قسم کے مطابق سفارش کردہ پیداواری ٹیکنالوجی مثلاً وقت کاشت، آبپاشی، تحفظ نباتات پر عمل کیا جائے۔ زنک سلفیٹ (33) فیصد 250 گرام، بوریکس 250 گرام اور میگنیشیم سلفیٹ 300 گرام 100 لٹر پانی میں حل کر کے بوائی کے بعد بالترتیب 75،60 اور 90 دن کے وقفہ سے تین سپرے کریں۔

کپاس کی چنائی کے لیے سفارشات

فصل پر شبنم خشک ہو جانے کے بعد چنائی کی جائے اور شام 4 بجے چنائی بند کر دینی چاہیے۔ چنائی ہمیشہ پودے کے نچلے حصے سے مکمل کھلے ہوئے ٹینڈوں سے شروع کریں اور بتدریج اوپر کو چنائی کرتے جائیں تاکہ پودے کے سوکھے پتے چنی ہوئی کپاس (پھٹی) میں شامل نہ ہوں۔ کپاس کی چنائی میں استعمال ہونے والا کپڑا (جھولی) سوتی ہونا چاہیے۔ چنی ہوئی کپاس کو کھیت میں گیلی اور نمدار جگہ پر نہ رکھا جائے بلکہ خشک جگہ پر سوتی کپڑا بچھا کر اس پر رکھا جائے تاکہ پھٹی آلودگی سے محفوظ رہے۔ چنائی کرنے والیوں کو چاہیے کہ اپنے سر کو اچھی طرح ڈھانپ کر چنائی کریں تاکہ اس میں بال وغیرہ نہ مل سکیں اور روئی کی کوالٹی متاثر نہ ہو۔

دھان

کیڑوں اور بیماریوں کے متعلق سفارشات

❖ پتہ لپیٹ سنڈی (Leaf Roller)

دھان کی پتہ لپیٹ سنڈی پتوں کو لپیٹ کر اندر سے کھاتی ہے، جس سے پتوں کا خوراک بنانے کا عمل متاثر ہوتا ہے اور پودے کی نشوونما اور پیداوار میں نمایاں کمی آتی ہے۔ کیڑے کے حملے کو بروقت کنٹرول کرنے کے لیے درج ذیل اقدامات از حد ضروری ہیں۔ ہفتہ وار بنیاد پر دھان کی فصل کی باقاعدگی سے پیسٹ سکاؤٹنگ کریں۔ مانیٹرنگ اور کنٹرول کے لیے روشنی والے پھندوں کا استعمال کریں۔ کھیت سے تمام جڑی بوٹیوں کو تلف کریں۔ نائٹروجنی کھادوں کا حد سے زیادہ استعمال نہ کریں۔ مفید کیڑوں جیسے مکڑیاں، پیراسائٹک وسپس اور ڈریگن فلائیز وغیرہ کی افزائش کی حوصلہ افزائی کریں۔ کیڑے کا حملہ معاشی نقصان کی حد سے زیادہ ہونے کی صورت میں مقامی محکمہ زراعت (توسیع) یا زرعی ماہر کے مشورہ سے سفارش کردہ زہر کا انتخاب کریں۔

❖ تنے کی سنڈیاں (Stem Borer)

دھان کی فصل خصوصاً باسمتی اقسام پر تنے کی سنڈیوں کا حملہ زیادہ ہوتا ہے زرد اور سفید سنڈیاں زیادہ نقصان پہنچاتی ہے جبکہ گلابی سنڈی کم نقصان پہنچاتی ہیں۔ یہ سنڈیاں تنے کو اندر سے کھاتی رہتی ہیں جس سے تنے کی کونپل سوکھ جاتی ہے جسے سوک یا ڈیڈ ہارٹ کہتے ہے۔ تنے کی سنڈیوں کا حملہ اگر سٹے بنتے وقت ہو تو حملہ شدہ تنوں کے سٹے سفید ہو جاتے ہے جنہیں وائٹ ہیڈ کہتے ہے اور ان سٹوں میں دانے نہیں بنتے ہیں۔ تنے کی سنڈیوں کے حملہ کی صورت میں نقصان کی معاشی حد یعنی سوک کی شرح پانچ فیصد ہو جائے تو مقامی محکمہ زراعت (توسیع) یا زرعی ماہر کے مشورہ سے سفارش کردہ زہر کا انتخاب کریں۔

❖ دھان کا تیلہ

یہ پودے کے نچلے حصہ یعنی تنے سے رس چوستا ہے۔ جب نیچے سے فصل سوکھ جائے تب اوپر پتوں اور مونجروں پر حملہ آور ہوتا ہے۔ اس کا حملہ عام طور پر ٹکڑیوں کی شکل میں شروع ہوتا ہے۔ متاثرہ پتے پیلے اور پھر بھورے ہو جاتے ہے۔ شدید حملہ کی صورت میں پودے سوکھ کر سیاہ رنگ کے ہو جاتے ہیں اور جھلسے ہوئے معلوم ہوتے ہیں حملے کی اس نوعیت کو ہاپر برن یا تیلے کا جھلساؤ کہتے ہے۔ سفید پشتی تیلے یا بھورے تیلے کے حملہ کا پتہ لگانے اور کنٹرول کرنے کے لئے پیلے چپکنے والے پھندے لگائیں۔ روشنی کے پھندے ان کیڑوں کے پروانوں کو تلف کرنے کا موثر طریقہ ہے۔ رات کو روشنی کے پھندے لگائیں۔ کیمیائی انسداد کے لیے سفارش کردہ زہر وقفہ قبل از برداشت کو مدنظر رکھتے ہوئے استعمال کریں۔

❖ بھبکا یا بلاسٹ (Blast)

بھبکا یا بلاسٹ کا حملہ پتوں، گانٹھوں، مونجر کی گردن اور مونجر پر ہوتا ہے۔ پتوں پر آنکھ کی شکل جیسے نشان بن جاتے ہیں جو سازگار حالات میں بڑے ہو کر آپس میں مل جاتے ہے اور پتے کے بڑے حصے کو خشک کر دیتے ہیں۔ مونجر کی گردن پر یا مونجروں پر حملہ کی صورت میں اس کے گرد سیاہی مائل نشانات ایک ہالہ بنا لیتے ہیں جس سے خوراک دانوں میں نہیں پہنچ سکتی اور دانے پورے نہیں بھر پاتے۔ تدارک کے لیے بیماری کی علامات ظاہر ہونے پر سفارش کردہ پھپھوندی کش زہر کا سپرے کریں۔

❖ پتوں کا جراثیمی جھلساؤ (Bacterial Leaf Blight)

یہ بیماری فصل کی پیداوار میں شدید کمی کا باعث بنتی ہے۔ اس بیماری میں پتوں پر زرد دھبے بننا شروع ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے پتے مرجھانے لگتے ہیں اور خشک ہو کر نیچے کی طرف جھک جاتے ہیں۔ اس بیماری پر مؤثر قابو پانے کے لیے درج ذیل اقدامات از حد ضروری ہیں:

فصل میں کھادوں کے متوازن استعمال کو یقینی بنایا جائے تاکہ بیماری کے امکانات کم ہوں۔ کسانوں کو آگاہی دینے کے لیے تربیتی سیشنز کا انعقاد کیا جائے، تاکہ وہ اس بیماری سے بچاؤ اور کنٹرول کی مؤثر حکمتِ عملی سے آگاہ ہو سکیں۔ مقامی محکمہ زراعت (توسیع) یا زرعی ماہر کے مشورہ سے سفارش کردہ زہر کا انتخاب کریں۔

❖ بکائنی (Foot Rot)

بکائنی سے متاثرہ پودے صحت مند پودوں کی نسبت قد میں لمبے، قد میں باریک اور پیلے رنگ میں ہوتے ہیں۔ شدید متاثرہ پودے کے پتے نیچے سے شروع ہو کر اوپر تک سوکھ جاتے ہیں اور پودہ مرجاتا ہے۔ بکائنی سے متاثرہ پودیا کھاڑ کر تلف کر دیں۔ بیماری والے کھیت کا پانی دوسرے کھیتوں میں نا جانے دیں۔

فصل کی برداشت

جب مونجر کے اوپر والے دانے پک چکے ہوں اور نچلے دو تا تین دانے ہرے ہو لیکن بھر چکے ہوں اور دانے میں نمی کا تناسب تقریباً 20 تا 22 فیصد ہو تو دھان کی کٹائی کریں۔ اگر فصل کی برداشت مشین کے ساتھ کرنی ہو تو اس کے لئے ترجیحاً رائس ہارویسٹر (کبوٹا ٹائپ) مشین استعمال کریں۔ اگر رائس ہارویسٹر میسر نہ ہو تو کمبائن ہارویسٹر استعمال کرتے وقت اس میں ضروری ایڈجسٹمنٹ تا کہ برداشت کے دوران دانے دانے نہ ٹوٹیں اور پیداوار اور معیار میں کمی نہ آئے۔ فصل کی کٹائی شبنم ختم ہونے پر شروع کریں۔ کٹائی کے دوران کمبائن ہارویسٹر کی رفتار آہستہ رکھیں۔ فصل کی برداشت کے دوران اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ مختلف اقسام کی جنس ایک دوسری میں مکس نہ ہو۔ ایک قسم کی برداشت کے بعد کمبائن ہارویسٹر کو اچھی طرح صاف کر لیں۔

جنس کو سکھانا اور ایفلا ٹاکسن (AFLATOXIN) سے بچاؤ

برداشت کے بعد مونجی کو ڈھیر کی صورت میں رکھنے سے اس میں ایفلا ٹاکسن یعنی ارلی لگنے کا خطرہ بڑھ جاتا ہے جس کی وجہ سے جنس کا معیار خراب ہو جاتا ہے اور چاول کی قیمت اور قبولیت دونوں میں کمی آ جاتی ہے۔ لہٰذا مونجی کو بڑے ڈھیروں میں نہ رکھیں کیونکہ اس طرح یہ اندر سے گرم یعنی (Heat up) ہو کر خراب ہو جاتی ہے اور اس میں ایفلا ٹاکسن یعنی ارلی لگ جاتی ہے۔ اس لئے جنس کو اچھی طرح سکھائیں اور سٹور کرتے وقت اس میں نمی کا تناسب 12 تا 13 فیصد سے زیادہ نہیں ہونا چاہیئے۔

فصل کی باقیات کو آگ لگانے کی سخت ممانعت

حکومت نے فصل کی باقیات کو جلانے پر سخت پابندی لگا رکھی ہیا نہیں ہرگز نہ جلائیں کیونکہ اس سے زمین میں موجود نامیاتی مادہ اور فائدہ مند جاندار جل جاتے ہیں آگ سے اٹھنے والا دھواں فضائی آلودگی میں اضافے اور سموگ کا موجب بنتا ہے اور قریبی شاہراہوں پر گزرنے والی ٹریفک کے لئے جان لیوا حادثات کا سبب بنتا ہے۔ خلاف ورزی کرنے والے کے خلاف سخت کاروائی عمل میں لائی جائے گی۔

آم

- پچھیتی اقسام کے پھل کی برداشت کریں۔
- برداشت کے بعد شاخ تراشی کریں۔ بٹور زدہ اور خشک شاخیں کاٹ دیں اور ایک کلوگرام ایس او پی + دو کلوگرام نائٹروفاس فی پودا ڈالیں۔
- نئے پودے لگائیں اور ناغے پر کریں۔
- موسمی حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے ستمبر میں ایک آبپاشی ضرور کریں۔
- سبز کھادوں مثلاً گوارہ، جنتر کو روٹا ویٹ کریں۔ آدھی بوری یوریا فی ایکڑ چھٹہ دے کر پانی لگائیں تا کہ گلنے سڑنے کا عمل جلد مکمل ہو سکے۔
- کیڑوں کا جائزہ لیتے رہیں۔ تیلے، جوؤں اور سکیلز کے خلاف ضرورت کے مطابق سپرے کریں نیز چھال کی بیماری اور منہ سڑی کے تدارک کے لیے محکمہ زراعت کے عملہ سے مشورہ کے بعد مناسب زہروں کا سپرے کریں اور جڑی بوٹی مار زہروں کا انتظام کریں۔

ترشاوہ پھل

- اس موسم میں پھل کی بڑھوتری کا عمل جاری رہتا ہے اور نئے شگوفے نکلتے ہیں۔ یوریا کھاد کی تیسری قسط اگر نہ ڈالی گئی ہو تو ماہ ستمبر میں ڈال دیں۔
- میٹھا کا باغ 1 سال یا اس سے اوپر ہو تو 1 / 2 کلو نائٹروجن کھاد فی پودا ڈالیں۔
- موسمی حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے آبپاشی کا وقفہ رکھیں۔
- سبز کھادوں مثلاً گوارہ، جنتر کو روٹا ویٹ کریں۔ آدھی بوری یوریا فی ایکڑ چھٹہ دے کر پانی لگائیں تا کہ گلنے سڑنے کا عمل جلد مکمل ہو سکے۔
- کیڑوں اور بیماریوں کا معائنہ کرنے کے بعد محکمہ زراعت کے عملہ سے مشورہ کے بعد مناسب زہروں کا سپرے کریں۔
- کچے گلے ختم کریں۔ پیوند کاری کا عمل جاری رکھیں۔ نئے پودے لگانے سے پہلے کھیت کے اوپر کی مٹی، بھل اور گوبر کی گلی سڑی کھاد سب برابر مقدار میں ڈال کر گڑھا بھر دیں اور پانی لگا کر ہموار کریں۔
- پھل کو گرنے سے روکنے کے لیے پھل کے پکنے سے دو ماہ پہلے پلانوفکس 2.5 ملی لٹر فی 100 لٹر پانی میں ملا کر سپرے کریں۔

مریم نواز کا خواب --- سونا اُگلتا پنجاب

CM PUNJAB
MARYAM NAWAZ

وزیرِ اعلیٰ پنجاب کا
زراعت میں پانی کے مؤثر استعمال کا پروگرام

زرعی خدمات
جدت کے ساتھ

پنجاب کے آبپاش علاقوں میں
کھالوں کی اضافی پختگی

مالی سال 2026-2027

خواہشمند کاشتکار سہولت سے فائدہ حاصل کرنے کیلئے

- اسسٹنٹ ڈائریکٹر زراعت (اصلاح آبپاشی) اور
- ڈپٹی ڈائریکٹر زراعت (اصلاح آبپاشی)

کے دفاتر سے رابطہ کریں یا
محکمہ زراعت پنجاب کی آفیشل ویب سائٹ: www.agripunjab.gov.pk وزٹ کریں

نظامت اعلیٰ زرعی اطلاعات پنجاب

محکمہ زراعت، حکومت پنجاب

ایگریکلچرل ہیلپ لائن 0800-17000 روزانہ صبح 8 بجے سے رات 8 بجے تک

SCAN FOR WEBSITE

SCAN FOR FACEBOOK

وفاقی وزیر برائے قومی غذائی تحفظ و تحقیق رانا تنویر حسین سے وزیر زراعت پنجاب سید عاشق حسین کرمانی کی ملاقات۔ ملاقات کے دوران فُٹ اینڈ ماؤتھ ڈیزیز(FMD)، ڈی اے پی کھاد کی دستیابی اور آلو کی پیداوار و برآمدات سمیت زراعت اور لائیو سٹاک بارے اہم امور کا جائزہ لیا گیا۔ اجلاس میں متعلقہ صوبائی سیکرٹریز اور متعلقہ محکموں کے ڈائریکٹر جنرلز نے بھی شرکت کی۔

سید عاشق حسین کرمانی وزیر زراعت پنجاب چیف منسٹر پنجاب انیشیٹیوز کی پیشرفت بارے منعقدہ جائزہ اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت اسامہ خان لغاری، ایڈیشنل چیف سیکرٹری پنجاب افتخار علی سہو، سیکرٹری زراعت پنجاب شکیل احمد میاں اور دیگر افسران شریک ہیں